مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مشکوٰۃ

جنوری 2025ء

كُلُّ عَامٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ

مجلس خدام الاحمدیہ کٹا کشہ پور ورنگل صوبہ تلنگانہ کی طرف سے درس القرآن کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ بونگائی گاؤں، آسام کی طرف سے فوڈ ڈرائیو کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع محبوب نگر صوبہ تیلنگانہ میں ریفریشر کورس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ مرشید آباد کانڈی زون بنگال کی طرف پکنک کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ کانپور، اتر پردیش کی طرف سے خدمت خلق کے تحت گرم کمبلوں کی تقسیم

مجلس خدام الاحمدیہ النلور کیرلہ کی طرف سے مقابلہ حسن بیان کا انعقاد

ماہنامہ از قادیان دارالامان

مشکوٰۃ

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جنوری 2025ء
رجب، شعبان 1446 ہجری قمری
صلح 1404 ہجری شمسی

نگران

شمیم احمد غوری
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اڈیٹر

نیاز احمد نایک

نائب اڈیٹر

مصور احمد مسرور، فواد احمد ناصر
احسان علی اوکے

مینیجر

سید عبد الہادی

مجلس ادارت

مرشد احمد ڈار، سید گلستان عارف
بلال احمد آہنگر

مقام اشاعت

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 220روپیہ، بیرون ملک :: 50 1 $
قیمت فی پرچہ: 20روپیہ

فہرست مضامین

اداریہ	2
قرآن کریم / انفاخ النبی	3
کلام الامام المہدی / امام وقت کی آواز	4
خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۲۴	5
اسلام میں تعلیم و تحقیق کی اہمیت و افادیت	10
درود شریف کی اہمیت و برکات	14
گوشۂ ادب	16
بنیادی مسائل کے جوابات (قسط 56)	17
فتاویٰ مصلح موعودؓ	19
Diary Dose	20
بزم اطفال	23
Mishkat Archives	24
Health & Fitness	25
مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 2024-2025	26
ملکی رپورٹس	29
سائنس کی دنیا	30
First ilham and the writings of the book Brahin Ahmadiyya	33
Summary of the Friday Sermon	40

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

اداریہ

كُلُّ عَامٍ وَّأَنْتُمْ بِخَيْرٍ

ہر قوم اور تہذیب اپنے مخصوص انداز میں نئے سال کا استقبال کرتی ہے، جہاں دنیاداروں کے لیے یہ موقع جشن، خوشیوں اور تفریحی سرگرمیوں کا ہوتا ہے، وہیں احمدی مسلمان اسے روحانی تجدید اور خود احتسابی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

دنیاوی معاشروں میں نئے سال کی تقریبات اکثر ظاہری خوشیوں تک محدود رہتی ہیں۔ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا میں آتش بازی کا شاندار مظاہرہ، نیویارک کے ٹائمز اسکوائر پر بال ڈراپ، اسپین میں بارہ انگور کھانے کی رسم، یونان میں انار پھوڑنے کی روایت، اور جاپان میں گھنٹیاں بجانا۔ اسی طرح لاطینی امریکہ میں خالی سوٹ کیس اور جنوبی افریقہ میں پرانا فرنیچر پھینک کر گزرے وقت سے نجات کی تمنا کی جاتی ہے۔

غرض یہ تمام رسومات خوشحالی کی تمنا اور کامیابی کی امیدیں پیدا کرنے کی غرض سے ادا کی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس، احمدیہ جماعت کے نزدیک نیا سال محض جشن یا تفریح کا نام نہیں بلکہ زندگی کا ایک نیا موڑ ہے، جس میں روحانی ترقی، اصلاحِ نفس، اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرنے کا موقع میسر آتا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئے سال کے موقع پر احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”میں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہوگا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔۔۔۔ واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے وفات مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بیشک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خونخوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو تب ہم نہ صرف اپنی حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔“

(خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۲۰۱۵ء)

پس احمدیت محض ایک نام نہیں بلکہ اعمال اور کردار میں تبدیلی کا پیغام ہے۔ لہٰذا نیا سال ایک احمدی مسلمان کے لیے اصلاح اور اپنے عہد بیعت کی تجدید کا وقت ہے۔

دنیا داروں کے برعکس، جماعت احمدیہ نئے سال کو بامقصد، گہرے اور روحانی تجربے میں بدلتے ہیں۔ یہ خوشی اللہ تعالیٰ کی قربت، اپنی زندگیوں کی اصلاح، اور جماعت اور انسانیت کی خدمت کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کے مطابق ڈھال سکیں، اور اس نئے سال کو اپنی روحانی اور اجتماعی ترقی کا ذریعہ بنا سکیں۔ آمین۔

سلیق احمد نایک

اَلْقُرْاٰنُ الْكَرِيْمُ

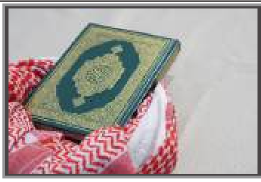

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(سورۃ البقرۃ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

مندرجہ بالا آیت کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

تفسیر: فرماتا ہے اے میرے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں اور پوچھیں کہ ہمارا خدا کہاں ہے؟ جیسے عاشق پوچھتا پھرتا ہے کہ میرا محبوب کہاں ہے؟ تو تو انہیں کہہ دے کہ تم گھبراؤ نہیں میں تو تمہارے بالکل قریب ہوں۔ یہاں عِبَادِي سے مراد عاشقانِ الٰہی ہی ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس طرح عاشق ہر جگہ دوڑا پھرتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا معشوق کہاں ہے؟ اسی طرح جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو تو انہیں کہہ دے کہ گھبراؤ نہیں میں تمہارے قریب ہی ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے عشاق کے دل کو توڑنا نہیں چاہتا۔

(تفسیر کبیر جلد 2 صفحہ 399)

إِنْفَاخُ النَّبِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

"يَقُولُ اللّٰهُ إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتّٰى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ"

(صحیح بخاری حدیث نمبر 7501)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اگر میرا بندہ کسی برے کام کا ارادہ کرے تو (اے فرشتو) اسے نہ لکھو جب تک کہ وہ اسے انجام نہ دے۔ اگر وہ اسے کر لے تو اسے ویسا ہی لکھو جیسا وہ ہے، لیکن اگر وہ میرے لیے اس سے باز رہے تو اسے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی کے طور پر لکھ دو۔ (دوسری طرف) اگر وہ کسی نیک عمل کا ارادہ کرے اور اسے انجام نہ دے، تب بھی اسے اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی کے طور پر لکھ دو۔ اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک نیکیاں لکھ دو۔

کَلَامُ الْإِمَامِ الْمَھْدِیِّ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اُس کے کل تعلقات پر اُس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفاد کھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اُس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اُس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مراد یابی اور نامرادی میں اُس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہو گا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اُس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔“

(کتاب کشتی نوح صفحہ 11، پرانہ ایڈیشن)

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم ہر سال کی مبارک باد ایک دوسرے کو دیتے ہیں لیکن ایک مومن کے لئے سال اور دن اس صورت میں مبارک ہوتے ہیں جب وہ اس کی توبہ کی قبولیت کا باعث بن رہے ہوں اور اس کی روحانی ترقی کا باعث بن رہے ہوں، اس کی مغفرت کا باعث بن رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک جگہ فرمایا ہے کہ اصل عید اور خوشی کا دن اور مبارک دن وہ ہوتا ہے جو انسان کی توبہ کا دن ہوتا ہے۔ اس کی مغفرت اور بخشش کا دن ہوتا ہے۔ جو انسان کو روحانی منازل کی طرف نشان دہی کروانے کا دن ہوتا ہے۔ جو دن ایک انسان کو روحانی ترقی کے راستوں کی طرف رہ نمائی کرنے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لانے کی طرف توجہ دلانے والا دن ہوتا ہے۔ جو دن اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کے لئے عملی کوششوں کا دن ہوتا ہے پس ہمارے سال اور دن اس صورت میں ہمارے لئے مبارک بنیں گے جب ان مقاصد کے حصول کے لئے ہم خالص ہو کر، اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے، اس کے آگے جھکیں گے۔“

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ یکم جنوری 2010ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خطبات وخطابات

ہمارا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا حُبّ پیغمبری کا دعویٰ اپنے ہر عمل سے ثابت کریں

(خلاصہ اختتامی خطاب جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۲۴ء)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور نے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا یہ دعویٰ کہ مَیں ہی وہ مسیح موعود و مہدی معہود ہوں جس کی پیش گوئی رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی، اور اب کوئی مسیح و مہدی نہیں آئے گا۔ آپؑ کے لیے وہ تمام نشانات ظاہر ہوئے اور وہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھیں۔ آپؑ نے تمام دنیا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً دعوت دی کہ آنحضور ﷺ کی پیش گوئیوں میں غور کرو اور سمجھو کہ اسی میں سعادت ہے۔ اسی میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکموں کی تعمیل ہے۔ آپؑ نے واضح فرمایا کہ مجھ پر یہ الزام نہ دو کہ مَیں نے نعوذ باللہ آنحضور ﷺ کی توہین کی ہے۔ یہ سراسر جھوٹا الزام ہے۔

مَیں تو آنحضور ﷺ کی غلامی میں آپؐ کے دین کی اشاعت کے لیے آیا ہوں۔ میرے دل میں آنحضور ﷺ کا عشق کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ آپؑ کی کتابوں میں یہ مضمون بھرا ہوا ہے، یہ ایسا عشق ہے جو کہیں اور دیکھنے میں نہیں آتا، یہ ایسی محبت ہے جس کی کہیں اَور مثال نہیں ملتی۔

حضورِ انور نے فرمایا: آج مَیں اس حوالے سے کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔ ان تحریرات سے واضح ہوگا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر اور آپؑ کے ماننے والوں پر توہینِ رسالت کا الزام لگانے والے کیسا جھوٹا اور گھناؤنا الزام لگاتے ہیں جس میں قطعاً کوئی سچائی نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے ﷺ ہزاروں ہزار درود وسلام اس پر یہ کس عالی مرتبے کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس! کہ جیسا حق شناخت کا ہے بجز اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجے کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجے کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ اور احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔

پھر فرمایا: آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے اسی نبی امّی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے جائیں گے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آبِ زلال کی شکل پر فرشتے نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لے کر آتے ہیں اور ایک نے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد (ﷺ) کی طرف بھیجی تھیں۔

ایک موقع پر قرآن کریم کی عظمت اور آنحضرت ﷺ کے

مقام و مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف کی زبردست طاقت میں سے ایک یہ طاقت ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے کو معجزات اور خوارق دیے جاتے ہیں اور وہ اس کثرت سے ہوتے ہیں کہ دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

آپؑ نے مخالفینِ اسلام کے سامنے ہر آن آنحضرت ﷺ کی برتری ظاہر فرمائی۔ الزام لگانے والے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے گویا ابتدا میں تو آنحضرت ﷺ سے عشق کا اظہار کیا لیکن بعد میں دعویٰ کر کے اپنی اس محبت کی نفی کر دی۔ نہیں! اور کبھی نہیں!

حضرت مسیح موعودؑ نے کبھی اپنے اس عشق کی نفی نہیں کی چنانچہ آخری زمانے کی کتابوں میں بھی عشقِ رسول ﷺ کا یہ مضمون ہمیں جابجا ملتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: مَیں سچ کہتا ہوں اور اپنے تجربے سے کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعاموں اور برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجے کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی اتباع میں کھویا نہ جائے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ میرے نادان مخالفوں کو خدا روز بروز انواع واقسام کے نشانات دکھلا کر ذلیل کرتا جاتا ہے اور مَیں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ و مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور پھر اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور پھر یوسف سے اور موسیٰ سے اور مسیح ابن مریم سے اور پھر سب کے بعد ہمارے نبی ﷺ سے ہم کلام ہوا اور آپؐ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ اور ایسا ہی اس نے مجھے بھی مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا مگر یہ شرف مجھے آپؐ کی پیروی سے حاصل ہوا۔

اگر مَیں آپؐ کی امّت سے نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر بھی اگر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں شرفِ مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے مقام و مرتبے کو بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر آپؑ فرماتے ہیں: وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس کے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتدائے دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صلّ و سلّم و بارك علیه و اٰله واصحابه اجمعین

پھر آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی سچی فرمانبرداری کی جاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں حالانکہ چاہیے کہ مُردے کے حق میں دعا کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اب بتائیں! کہ یہ جو رسومات کرنے والے ہیں وہ توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں جو پیروں فقیروں کی عجیب عجیب باتیں بیان کرتے ہیں ان کے مزاروں پر سجدے کرتے ہیں وہ توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں یا حضرت اقدس مسیح موعودؑ جو ان بدعات سے دُور کرنے آئے تھے۔

مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ کر کے آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کیا اور

توہین کی نعوذ باللہ اور احمدی بھی جو آپؐ پر ایمان لاتے ہیں اس حوالے سے توہین کے مرتکب ہیں اور قابلِ سزا ہیں۔حضور نے فرمایا کہ اس کا جواب مَیں دے آیا ہوں۔ جو آپؐ نے پایا آپ ﷺ کے طفیل ہی پایا۔ آپؐ نے اس کا ایک جگہ جواب دیا اور ثابت کیا ہے کہ ہم توہینِ رسالت کے مرتکب نہیں ہیں بلکہ تم لوگ آنحضرت ﷺ کے درجے کو کم کرنے والے ہو۔ ان سب دروازوں کو بند کرتے ہو جو آپؐ کے طفیل دنیا میں کسی انسان کو مل سکتے ہیں۔

آپؐ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ اس طرح کی باتیں کر کے آنحضرت ﷺ کے فیض کو کم کرنے والے اور ہتک رسولؐ کرنے والے بن رہے ہیں۔ جب یہ دروازہ ہی بند ہو گیا تو بعثت کا فائدہ کیا؟ ان لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی ہرگز قدر نہیں کی اور شانِ عالی کو بالکل نہ سمجھا۔ ورنہ ایسے بے ہودہ اعتراض نہ تراشتے۔قرآن شریف تو جسمانی اولاد کی نفی کرتا ہے اور یہ لوگ روحانی اولاد کی نفی کرتے ہیں۔ پھر باقی کیا رہا؟

فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ اس آیت سے آپ ﷺ کا عظیم الشان کمال اور قوتِ قدسیہ کا زبردست اثر بیان ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی روحانی اولاد اور روحانی تاثرات کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو گا۔ آئندہ کسی کو فیض اور برکت تب مل سکتی ہے جب وہ رسول اللہ ﷺ کی کامل اتباع کرے۔

اگر اس کے علاوہ جو ادعائے نبوت کرے تو وہ کذاب ہو گا۔ اس لیے نبوتِ مستقلہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ اب کوئی مستقل نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ اسی لیے براہین احمدیہ میں درج ہے کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ ﷺ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَ تَعَلَّمَ۔یعنی جو فیض مجھے ملا وہ رسول اللہ ﷺ کا کمال ہے۔یعنی یہ مکالمہ و مخاطبہ، تکمیل اشاعت اس ہدایت کی ہو رہی ہے جو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے۔ یہ تمام انوار آپ ﷺ کے ہی ہیں۔فرمایا کہ آپ ﷺ پر تمام کمالات ختم ہو گئے۔ اب کوئی نہیں آ سکتا جس کے پاس مہر نبوت محمدیؐ نہ ہو۔ ہمارے مخالفین نے یہی غلطی کھائی ہے اور مہر نبوت کو توڑا ہے اور ایک اسرائیلی نبی کو آسمان سے اتارتے ہیں۔

فرمایا: تمام شرف مجھے صرف اس پاک نبی ہی کی پیروی سے ملا ہے۔جس کے مدارج و مراتب سے دنیا بے خبر ہے۔یعنی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ جاہل لوگ کہتے ہیں کہ عیسیٰؑ آسمان میں زندہ ہیں۔ مَیں تو زندہ ہونے کی علامات رسول اللہ میں پاتا ہوں، وہ نبوت کا دروازہ جو دوسری قوموں پر بند ہے ہم پر کھلا ہے۔تعجب ہے کہ دنیا اس سے بے خبر ہے۔

پھر آپؐ اپنے عقیدہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

ہماری کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں ہے، ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفیٰ ﷺ کے نہیں ہے اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہمارا نبی ﷺ خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے کوئی دعویٰ نہیں۔ اگر ہم اسلام کے خادم نہیں ہیں تو ہمارا سب کاروبار عبث، مردود اور قابلِ مواخذہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔ ہر سال ہزاروں لاکھوں افراد جماعت میں شامل ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ خود ہدایت دیتا ہے۔ روس میں، امریکہ میں، عرب ممالک میں، افریقہ میں، ایشیا میں لوگ خط لکھتے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت فرمائی۔

آپؐ نے جو کچھ بیان فرمایا یا تحریر فرمایا اس کی تائید میں سینکڑوں واقعات آپ کی زندگی میں پیش آئے۔

جون ۱۸۹۳ء میں مسیحیوں اور مسلمانوں میں عظیم الشان مباحثہ ہوا۔ مباحثے کے بعد ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک نے چائے کی دعوت دی۔ لیکن آپؐ نے محض اس وجہ سے چائے کی دعوت کو ٹھکرا دیا کہ یہ لوگ (نعوذ باللہ) آنحضرت ﷺ کی توہین کرتے ہیں اور ہمیں چائے کی دعوت دیتے ہیں۔ ہماری غیرت تقاضا کرتی ہے کہ ان کے ساتھ نہ بیٹھیں سوائے اس کے کہ ہم ان کے غلط عقائد کی تردید کریں۔ ہاں! مناظرے مباحثے اَور چیز ہیں۔ لیکن ہم ان کے ساتھ کھانا پینا نہیں کر سکتے۔ جو دشنام درازی کرتے ہیں۔

کوئی عقل کا اندھا ہی ہو گا جو کہے کہ آپؐ توہین کے مرتکب

ہوئے یا جماعت احمدیہ کے کسی فرد کے دل میں شعشہ بھر کوئی ایسا خیال ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام کسی طور پر بھی کم ہے۔

اپنے آقا و مطاع سے عشق و محبت کا ایک واقعہ یوں ہے جس سے آپؑ کی دلی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ باہر تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ دکھاوے کا اظہار ہے۔ لیکن علیحدگی میں بیٹھ کر جس طرح آپؑ کے جذبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق میں تھے اس کا بھی ایک واقعہ سن لیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیلؓ کی روایت ہے کہ مولوی عبد الکریم صاحبؓ نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ مسجد مبارک میں اکیلے گنگناتے ہوئے حسان بن ثابتؓ کا یہ شعر پڑھ رہے تھے کہ

كُنتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی فَعَمِیَ عَلَیكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْیَمُتْ فَعَلَیكَ كُنتُ أُحَاذِرُ

کہتے ہیں کہ میری آہٹ سن کر حضرت مسیح موعودؑ نے رومال ہٹالیا تو میں نے دیکھا کہ آپؑ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔

یعنی تُو میری آنکھ کی پتلی تھا۔ پس تیری موت سے میری آنکھ اندھی ہوگئی اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے پروا نہیں کیونکہ مجھے تو بس تیری ہی موت کا ڈر تھا جو واقع ہو چکی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ اس شعر کہنے والے کی محبت کا اندازہ کرنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ مگر اس شخص کے سمندر عشق کی تہ کو کون پہنچے کہ جو اس واقعہ کے تیرہ سو سال بعد تنہائی میں جب کہ اسے خدا کے سوا کوئی دیکھنے والا نہیں۔ یہ شعر پڑھتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار بہ نکلتا ہے اور وہ شخص ان لوگوں میں سے نہیں ہے جن کی آنکھیں بات بات پر آنسو بہانے لگ جاتی ہیں بلکہ وہ وہ شخص ہے کہ جس پر اس کی زندگی میں مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور غم والم کی آندھیاں چلیں مگر اس کی آنکھوں نے اس کے جذبات قلب کی کبھی غمازی نہیں کی۔

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ شعر كُنتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی ..... مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے سامنے پڑھا تھا۔ اور مجھے سُنا کر فرمایا کہ کاش! حسّان کا یہ شعر میرا ہوتا اور میرے تمام شعر حسّان کے ہوتے۔ پھر آپؑ چشم پُر آب ہو گئے۔ اس وقت حضرت اقدسؑ نے یہ شعر کئی بار پڑھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں حسّان بن ثابتؓ کے شعر کے متعلق پیر سراج الحق صاحب سے جو الفاظ فرمائے وہ ایک خاص قسم کی قلبی کیفیت کے مظہر ہیں جو اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل پر طاری ہو گی۔ ورنہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے کلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ محبت جھلکتی ہے جس کی مثال کسی دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ اور کسی دوسرے کے کلام میں عشق کا وہ بلند معیار نظر نہیں آتا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نظر آتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ کیا ایسا شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب ہوسکتا ہے؟ کاش کہ عقل کے اندھوں کو عقل آجائے۔ یہ عشق و محبت ہی تھا کہ ایک موقع پر عرب دنیا کے لیے محبت کا اظہار کیا۔ اور عرب دنیا کے لوگوں کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ خط عربی میں تھا۔ آپؑ نے فرمایا: السلام علیکم! اے خالص عربی لوگو، نیک اور بزرگ لوگو، تم پر سلام، اے نبی کریم اور بیت اللہ کے پڑوس میں رہنے والو! تم اسلام کی بہترین امت ہو اور خدا کا بہترین گروہ ہو۔ تم شرف بزرگی اور منزلت میں بڑھ کر ہو۔ تمہارے لیے یہی فخر کافی ہے کہ اللہ نے حضرت آدمؑ سے جو وحی شروع کی اس کو اس نبی پر ختم کیا جو تم میں سے تھے۔ اور تمہاری زمین ان کا وطن اور ان کی پناہ اور جائے پیدائش تھی۔ تمہیں معلوم ہے کہ وہ نبی کون ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدوں کا سردار، انبیاء کا فخر، خاتم الرسل اور سب مخلوق کا امام ہے۔ اے اللہ! تُو ان پر اپنا اتنا درود اور سلام اور برکات نازل فرما جتنے زمین کے قطرے زمین کے ذرے جتنے اس میں زندہ انسان اور جتنے مردہ ہیں۔ اور ان کو ہماری طرف سے اتنا سلام پہنچا کہ آسمان کے کنارے بھر جائیں۔ میری روح میں تمہاری ملاقات کے لیے بڑی تشنگی ہے۔ مَیں تمہارے ملکوں میں تمہاری جمعیت کی برکات دیکھنے کا مشتاق ہوں۔ تا اس زمین کو دیکھوں جس کو مخلوق کے سردار کے قدموں نے چھوا اور اس مٹی کے سُرمے کو آنکھوں میں لگاؤں اور اس زمین کے صلحاء کو ملوں۔

حضور نے فرمایا کہ پس یہ ہے وہ دلی کیفیت جس کا اظہار آپؑ نے فرمایا۔ کاش کہ عرب کے مسلمانوں کو بھی اس پر عمل کرنے کی توفیق ملے۔ اور اپنے عملوں کو اس قابل بنائیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے حقیقی ماننے والوں اور آپؐ کی امت کی حقیقی پیروی کرنے والوں میں شامل ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا کہ دشمنوں کی دشنام دہی کا اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ دل رو رو کر یہ گواہی دیتا ہے۔ اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہمارے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے۔ اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر ڈالتے۔ تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر دل نہ دکھتا جو ان گالیوں اور توہین سے دل دکھا۔

کیا یہ الفاظ توہین کرنے والے کے ہیں؟ الزام لگانے سے پہلے کچھ تو سوچیں!

اے مخالفین احمدیت! جو حضرت محمد ﷺ کی امت سے ہو آپ ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو۔ غور کرو سوچو کہ تمہاری بلا وجہ کی مخالفت خدا تعالیٰ سے ناراضگی کا باعث نہ بن رہی ہو۔ آج کل کے جو حالات ہیں ان میں دیکھو کہ کہیں یہ مخالفت جو تمہاری ہو رہی ہے اس وجہ سے تو نہیں ہو رہی۔ اس کے نتائج اس وجہ سے تو پیدا نہیں ہو رہے۔ کچھ تو غور کرو۔

جہاں تک ہمارا مسلمانوں سے ہمدردی کا تعلق ہے، ہم حضرت مسیح موعودؑ کے اس شعر پر عمل کرنے والے ہیں

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کآخر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

اے دل! ان لوگوں کا لحاظ رکھ، کیونکہ آخر میرے پیغمبرؐ کی محبت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

ہم تو اس لحاظ سے ہر مسلمان سے محبت کرنے والے ہیں اور ان کی بقا کے لیے دعا گو بھی ہیں اور جو کوشش ہو سکتی ہے وہ بھی کرتے ہیں۔ ان کے لیے نیک جذبات رکھتے ہیں لیکن یہ خود بھی تو کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے حضرت محمد ﷺ کے غلامِ صادق کی تکفیر کرنے کی بجائے اس کے پیغام کو سنیں اور سمجھیں۔ کفر کے فتوے لگانے میں جلدی نہ کریں۔ ہم اس محبت کا دعویٰ مسلمانوں سے کرتے رہیں گے کیونکہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کرتے ہیں۔ چاہے وہ ظاہری دعویٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان امت کو عقل اور شعور دے اور وہ بلاوجہ کی مخالفت سے باز آئیں۔ سوچیں کہ کیا اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا نہیں۔ کیونکہ اکثریت بلا سوچے سمجھے مولوی کی تقلید کرتے ہیں۔ اور مولوی بھی پڑھتے نہیں۔ ان کو چاہیے تھا کہ اگر سمجھ نہیں آتا تو احمدیوں سے پوچھیں۔ اس کے بعد اگر نظر آتا کہ یہ باتیں قرآن و سنت کے منافی ہیں تو مخالفت کا حق رکھتے تھے۔ لیکن کیا تم نے ہمارا دل چیر کر دیکھا ہے کہ ہمارے دلوں میں رسول اللہ ﷺ کا عشق و محبت نہیں۔ پس کچھ تو غور کرو!

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے کہ وہ اس طرح سوچیں۔ اور ہمیں بھی توفیق دے کہ حبِّ پیغمبری کا دعویٰ اپنے ہر عمل سے ثابت کریں جن کی حضرت مسیح موعودؑ نے وضاحت فرمائی ہے۔ اور اس محبت میں بڑھتے چلے جائیں اور زبانی باتیں نہ ہوں بلکہ ہم اس ماننے کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ عشق کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کی کوشش کریں اور رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کے لیے ہر قربانی کے لیے تیار رہیں۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک یہ حاصل نہ کر لیں۔

حضورِ انور نے آخر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادیان کے جلسے میں شامل ہونے والے ہر فرد کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور جو گھروں میں بیٹھے سن رہے ہیں ان کو بھی حفظ و امان میں رکھے۔ قادیان کے ساتھ دیگر ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں۔ ٹوگو، مالی، برکینا فاسو، گنی کناکری، نائیجر، گنی بساؤ، سینیگال، امریکہ کے ویسٹ کوسٹ میں جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ سب اس لیے یہاں جمع ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو سمجھیں اور دنیا میں پھیلائیں۔ اور وہ سب برکات ساتھ لے کر جائیں۔

اسلام میں تعلیم و تحقیق کی اہمیت و افادیت

مکرم بلال احمد آہنگر صاحب مدرس جامعہ احمدیہ قادیان

تعلیم عربی زبان کے لفظ ''علم'' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے کسی چیز کا جاننا، پہچاننا اور لفظ تعلیم باب 'تفعیل' سے مصدر ہے جس کا لغوی مطلب ہے سکھانا، پڑھانا، تربیت دینا۔ چنانچہ لفظ تعلیم ایک جامع لفظ ہے۔ اس کے مفہوم میں تدریس یعنی درس دینا، پڑھانا / تدریب یعنی مختلف علوم وفنون میں مہارت پیدا کرنا / تادیب یعنی ادب سکھانا / تربیت یعنی شخصیت کے ہمہ گیر پہلوؤں کی ترقی ونشوونما مراد ہے۔

اسلام کے نظریہ تعلیم پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبی اکرمؐ کو جس دین سے نوازا گیا، اس کی ابتدا ہی تعلیم سے ہوئی۔ غار حرا میں سب سے پہلی جو وحی نازل ہوئی۔ وہ سورۃ العلق کی ابتدائی چند آیات ہیں جس میں نبی اکرمؐ کو کہا گیا

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے سب کو پیدا کیا۔ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ پڑھ، تیرا رب بڑا کریم ہے۔ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ یعنی جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

ان آیات میں قلم کی اہمیت اور علم کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ جب پہلی وحی پڑھنے سے متعلق ہو تو علم کی اہمیت اور فضیلت کی اس سے واضح دلیل اور کیا ہوسکتی ہے۔ مسلمان جب تک علم سے وابستہ رہے، دنیا میں نمایاں رہے، ایجادات میں پیش پیش رہے، تسخیر کائنات میں آگے رہے۔ لیکن جب مسلمانوں نے علم کے دامن سے اپنے آپ کو آزاد کیا اور میدان علم سے بھاگے تو ہر میدان میں پسپا ہوئے۔ اسی پر حیرت اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے علامہ اقبال نے فرمایا:

حیرت ہے کہ تعلیم و ترقی میں ہے پیچھے
جس قوم کا آغاز ہی اقراء سے ہوا تھا

قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب پیدا کیا تو انہیں وہ علوم عطا کئے جن سے ان کا واسطہ پڑ سکتا تھا۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے اور پھر فرشتوں کے سامنے کیا اور فرشتوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ تخلیق آدم کے وقت اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس دولت سے نوازا وہ علم الاسماء تھا جس کی بناء پر حضرت آدمؑ کو تمام فرشتوں پر فوقیت ملی اور انسان اشرف المخلوقات کہلایا۔

علم کے ذریعہ ہی آدمی ایمان و یقین کی دنیا آباد کرتا ہے، بھٹکے ہوئے لوگوں کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے، بُروں کو اچھا بناتا ہے، دشمن کو دوست بناتا ہے، بے گانوں کو اپنا بناتا ہے اور دنیا میں امن و امان کی فضا پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل علم کی قرآن وحدیث میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے دنیوی و اخروی بشارتوں سے نوازا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المجادلہ آیت ۱۱ میں فرماتا ہے

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جن کو علم عطا ہوا ہے اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا۔

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ‌ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ [الزمر:۹].

اے نبی! کہہ دے کیا علم رکھنے والے عالم اور علم نہ رکھنے والے جاہل برابر ہو سکتے ہیں، نصیحت تو وہی حاصل کرتے ہیں جو اہل علم ہیں۔

قُلۡ هَلۡ يَسۡتَوِى الۡاَعۡمٰى وَالۡبَصِيۡرُ

کہہ دے، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟

اس سلسلے میں کثرت میں احادیث بھی وارد ہوئی ہیں جن میں اہل علم کی ستائش کی گئی ہے اور انہیں انسانیت کا سب سے اچھا آدمی قرار دیا گیا ہے۔ اللہ کے رسولؐ فرماتے ہیں

وفضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم» ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «إن الله وملائكته وأهل السموات والأرضين حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليصلون على معلم الناس الخير

(ترمذی کتان العلم)

اور عابد پر عالم کی فضلیت ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ یقیناً اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، اور آسمان وزمین والے حتی کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی تک لوگوں کے معلم کے لئے بھلائی کی دعا کرتی ہیں۔ ایک اور حدیث میں حضور پاکؐ نے فرمایا:

جب تم ریاض الجنۃ سے گزرو تو خوب چرو صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا علمی مجالس یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔ ایک اور جگہ آتا ہے فضل العالم علی العابد، کفضل القمر علی سائر الکواکب عابد پر عالم کی ایسی فضلیت حاصل ہے جیسی چاند کو تمام تاروں پر۔

اسلام میں تعلیم کی اہمیت وافادیت کس قدر ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بدر کی جنگ میں جو کفار قید ہوئے اُن میں سے جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے آپؐ نے اُن کے لئے یہ شرط لگائی کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو اُن کو آزاد کر دیا جائے گا۔

آنحضرتؐ کے صحابی حضرت ابوہریرہؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے آپ کی دینی تعلیم حاصل کرنے کی لگن ایسی غیر معمولی تھی کہ آپ آنحضرتؐ کے ارشادات سننے کے شوق میں گھر کھانا کھانے بھی نہ جاتے تھے کہ مبادا اُس وقت حضرت نبی کریمؐ کوئی بات ارشاد فرمائیں اور میں محروم رہ جاؤں، وہ حضرت ابوہریرہؓ جو آنحضرتؐ کے وصال سے صرف تین سال قبل اسلام لائے تھے، دنیا گواہ ہے کہ آپ کے ذریعہ روایت کی گئی احادیث سب صحابہ کرام سے زیادہ ہیں۔

فارسی ادبیات کی تاریخ میں میرزا محمد علی صائب تبریزی کا ذکر آتا ہے ۱۶۳۰ء کی بات ہے کہ یہ شخص صرف ایک لفظ کا علم حاصل کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کر کے کشمیر آیا۔ جہاں اُس کی ملاقات غنی کشمیری سے ہوئی اور اُن کا کہا ہوا شعر

شد میان موی تو کرالاپن
کرد جدا کاسۂ سر راز تن

کرالاپن کا مطلب حاصل کر کے اپنے وطن ایران چلا گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’علم و عمل دراصل دو ایسے دائرے ہیں، جنہوں نے ہماری زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ خواہ ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔ علم اگر بیج کی طرح ہے تو عمل اس کا پھل۔ پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو، اُس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔‘‘

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے فزکس میں نوبل انعام حاصل کر کے اپنے خاندان، اپنے ملک، اپنی قوم اور جماعت کے نام کو روشن کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے

ہوئے فرمایا:

''کہ مجھے ہزاروں عبد السلام چاہئیں۔''

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں نوجوان مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں اور اس مقصد کا حصول ناممکن نہیں رہا۔

ہمیں چاہئے کہ توجہ، محنت اور لگن سے مسابقت کے اس میدان میں بھی آگے بڑھیں، دن رات محنت کریں، خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے علم کے ہر میدان میں آگے بڑھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مشعل راہ جلد ۱ صفحہ نمبر ۵۰۰ پر ایک واقعہ لکھا ہے

ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کسی مباحثہ میں گئے، وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔آخر مولوی صاحب کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے؟ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے، حدیث میں مقابلہ چاہے تو کر لے۔عربی، فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے۔اگر شعر بولنا چاہے تو بولے اور اگر اُسے اپنی طاقت پر ناز ہے تو میرے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھ لے۔

پھر آپؓ فرماتے ہیں۔

پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں تم دوسروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہوجائے تو سمجھو کہ موت آگئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''علم وحکمت ایسا خزانہ ہے جو تمام دولتوں سے اشرف ہے دنیا کی تمام دولتوں کو فنا ہے لیکن علم وحکمت کو فنا نہیں ہے۔''

(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۶۱)

قرآن کریم علم وحکمت کا خزانہ ہے اس کے بارے میں مسٹر اسٹینلی لین پول اپنی تصنیف ''گارڈنس آف ہولی قرآن'' میں لکھتے ہیں۔

''قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش فرمایا جبکہ ہر طرف تاریکی و جہالت کی حکمرانی تھی، اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا، اور بت پرستی کا ہر طرف زور تھا، قرآن نے اُن تمام گمراہیوں کو مٹایا جو دنیا پر کئی صدیوں سے چھائی ہوئی تھیں۔قرآن کریم نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی۔دینیات کے اصول اور علوم و حقائق سکھائے، ظالموں کو رحم دل اور وحشیوں کو پرہیز گار بنایا۔اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جائے اور دنیا کے باشندے برائے نام ہی انسان رہ جائے۔''

ایک مایۂ ناز اور صلح جو سپوت مسٹر جے پر کاش نرائن کس یقین اور درد بھرے انداز میں فرماتے ہیں:

''اگر آج بھی دنیا بھر کے مسلمان غفلت کے پردے چاک کر کے کھلے میدان میں آئیں اور اسلام کے اصولوں پر عمل کریں تو ساری دنیا کا مذہب اسلام ہوسکتا ہے، صحرائے عرب میں جو ہیرا چمکا تھا اس نے نگاہوں کو خیرہ کر دیا تھا، آج اس کے چمکتے دمکتے اصولوں پر گرد وغبار جم گیا ہے اگر اس گرد وغبار کو دور کر دیا جائے تو وہ اپنی چمک سے سارے عالم کو مسحور کرسکتا ہے، اور ساری دنیا اس کے سامنے اپنی آنکھیں بچھا سکتی ہے۔''

پس یہ وہ علمی خزانہ ہے جسے بار بار پڑھنے اور اس کے مطالب پر غور کی ضرورت ہے۔تدبر وتفکر کرنے کی ضرورت ہے، تبھی فطرت کے سربستہ رازوں کو کھولنے میں ہم کامیاب ہوں گے۔کیونکہ اس میں صاحب عقل لوگوں کے لئے نشانات ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کو بغور پڑھنے اور میدان علم میں آگے پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خصوصی عطایا و درخواست دعا

رسالہ ہذا کے اس شمارہ کی طباعت کے اخراجات مکرم کلیم احمد وسیم صاحب ابن مکرم عبد القادر صاحب ہیر یکر مرحوم آف حیدر آباد نے ادا کئے ہیں۔ لہذا موصوف کے اموال ونفوس میں غیر معمولی برکت، کاروبار کی رکاوٹیں دور ہونے کے لئے اور بچوں کی پڑھائی و نیک مستقبل کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں عشق رسول ﷺ کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ترجمہ: خدا تعالیٰ کے بعد میں محمد ﷺ کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

Prop : Mohammed Yahiya Ateeq
Cell : 9886671843
ಐ ಮೊಬೈಲ್ಸ್
I MOBILES
Authorised Service centre of
LAVA itel INTEX XOLO the next level Infinix TECNO Mobile spice
1st Floor Kallur Complex, Gandhi Chowk Yadgir - 585201.

HR
Sk. Anas Ahmad
Mob : 9861084857
9583048641
email : anash.race@gmail.com

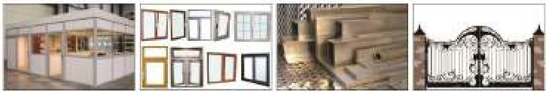

H. R. ALUMINIUM & STEEL
We Deal with all Types of Aluminium & Steel Works
Sliding Window, Door, Partition, ACP Work,
Glazing, Steel Railing etc.
Sivananda Complex, Machhuati, Near Salipur SBI

JMB Rice mill Pvt. Ltd.
At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

”انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔“ (کلام امام الزمان)

Love For All Hatred For None
Sk. Zahed Ahmad
Proprietor
M/S
M.F. ALUMINIUM
Deals in :
All types of Aluminium, Sliding, Window, Door, Partitions, Structural Glazing and Aluminium Composite Panel

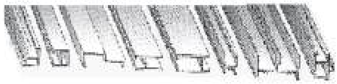

Chhapullia, By-Pass, Bhadrak, Orissa, Pin - 756100, INDIA
Mob 09437408829, (R) 06784-251927

درود شریف کی اہمیت و برکات

از مکرم زاہد مشتاق نایک صاحب مربی سلسلہ

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ۔ (الاحزاب: ۵۷)

یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس دن کے خطرات سے اور ہولناک مواقع سے تم میں سے سب سے زیادہ محفوظ اور نجات یافتہ وہ شخص ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔ فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ تعالیٰ کا اور اس کے فرشتوں کا درود ہی کافی تھا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ثواب پانے کا ایک موقع بخشا ہے کہ تم درود بھیجو۔

(کنزالعمال جزء اول صفحہ ۲۵۴ کتاب الاذکار/قسم الاقوال حدیث نمبر ۲۲۲۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت ۲۰۰۴ء)

پھر دعا کرنے کے صحیح طریق کے بارے میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت فضالہ بن عبیدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی اور دعا کرتے ہوئے کہا۔ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے نماز پڑھنے والے تُو نے جلدی کی۔ چاہئے کہ جب تُو نماز پڑھے اور بیٹھے تو اللہ تعالیٰ کی حمد اور ثنا کرے۔ پھر مجھ پر درود بھیجے۔ پھر جو بھی دعا وہ چاہتا ہے مانگے۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَیُّھَا الۡمُصَلِّیۡ اُدۡعُ تُجَبۡ۔ کہ اے نماز پڑھنے والے دعا کر، قبول کی جائے گی۔

(سنن الترمذی ابواب الدعوات باب ماجاء فی جامع الصلوات عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۳۴۷۶)

پھر حضرت عبد اللہؓ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے، انہوں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو تم بھی وہی الفاظ دہراؤ جو وہ کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو۔ جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر فرمایا میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو یہ جنت کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو ملے گا۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا۔ جس کسی نے بھی میرے لئے اللہ سے وسیلہ مانگا اس کے لئے شفاعت حلال ہو جائے گی۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث نمبر ۸۴۹)

پس یہ درود جہاں آنحضرت ﷺ سے محبت میں اضافہ کرتا ہے وہاں قبولیت دعا کے لئے بھی ضروری ہے اور اپنی بخشش کے لئے بھی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک اپنے نبی ﷺ پر تم درود نہ بھیجو اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ ابواب الوتر باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ حدیث نمبر ۴۸۶)

درود پڑھنے کے لئے کس طرح کوشش ہونی چاہئے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک مرید کو لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں اور جیسا کہ کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں اور بہت ہی تضرع سے چاہیں اور اس تضرع اور دعا میں کچھ

بناوٹ نہ ہو بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں...اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو (ذاتی غرض کوئی نہ ہو)۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت ﷺ پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۳۴-۵۳۵ مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر ۱۸ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پھر درود کی حکمت بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ (جیسا کہ حدیث میں بھی آپؐ نے فرمایا کہ میرے لئے تو اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود کافی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:) لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقۂ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے (جو ذاتی محبت کی وجہ سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ اس ذاتی محبت کے تعلق کی وجہ سے اس وجود کے چاہنے والے کے جسم کا ایک حصہ بن جاتا ہے) فرمایا کہ: پس جو فیضان شخص مَدْعُوْلَہٗ پر ہوتا ہے وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا جو فیض جس شخص کے لئے دعا کی جارہی ہے اس پر ہوتا ہے دعا کرنے والے پر بھی وہی فیض ہو جاتا ہے۔) اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیّت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتے ہیں۔"

(مکتوبات احمد جلد اول صفحہ ۵۳۵ مکتوب بنام میر عباس علی شاہ مکتوب نمبر ۱۸ شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس ہمیں چاہئے کہ یہ ذاتی جوش پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ پھر درود شریف پڑھنے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا کہ:

"ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی صدق و وفا دیکھئے۔ آپ نے ہر قسم کی بدتحریک کا مقابلہ کیا۔ طرح طرح کے مصائب اٹھائے لیکن پرواہ نہ کی۔ یہی صدق و وفا تھا جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم درود اور سلام بھیجو نبی پر۔ فرمایا کہ "اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف یا اوصاف کی تحدید کرنے کے لئے کوئی لفظ خاص نہ فرمایا۔ (ان کو محدود کرنے کے لئے کوئی خاص لفظ نہیں فرمایا۔) لفظ تو مل سکتے تھے لیکن خود استعمال نہ کئے۔ یعنی آپ کے اعمال صالحہ کی تعریف تحدید سے بیرون تھی۔ (کہ اس کی کوئی حد مقرر کی جائے۔ اس سے وہ باہر تھی۔) اس قسم کی آیت کسی اور نبی کی شان میں استعمال نہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح میں وہ صدق و وفا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خدا کی نگاہ میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے یہ حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر درود بھیجیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ ۷۳۰)

پس درود شریف کو کثرت سے پڑھنا آج ہر احمدی پر واجب ہے تاکہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو حقیقی طور پر پورا کرسکیں، خدا کی آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور حضرت محمد ﷺ سے محبت کے دعوے کو سچ ثابت کرسکیں۔ اس محبت کا حقیقی حق ادا کرنے کے لیے ہر احمدی کو آج کروڑوں کی تعداد میں درود و سلام دل کی گہرائیوں سے پڑھ کر عرش تک پہنچانا چاہئے۔ یہ درود بندوقوں کی گولیوں سے کہیں زیادہ اثر پذیر ہوگا اور دشمن کے خاتمے میں اس کی تاثیر زیادہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں درود پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس درود کی وجہ سے ہم جہاں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے ہوں، وہاں آنحضرت ﷺ کی محبت میں ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والے بھی ہوں۔

گوشۂ ادب

اردو میں مستعمل فارسی ضرب الامثال اور محاورات

1. نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن

معنی: نہ کہیں رکنے کی جگہ ہے نہ جانے کا راستہ ہے۔

مفہوم: یہ اُس وقت کہا جاتا ہے جب انسان بہت مشکل صورتحال میں ہوتا ہے اور نہ اُسے رکنے کی جگہ ملتی ہے، اور نہ جانے کا راستہ۔

2. عطر آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

معنی: عطر کی خوشبو خود ظاہر ہوتی ہے، عطار کو اس کی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں۔

مفہوم: کسی کی حقیقت یا صلاحیت اس کی موجودگی سے خود ظاہر ہوتی ہے، کسی دوسرے کی توثیق کی ضرورت نہیں۔

3. آفتاب آمد دلیل آفتاب

معنی: سورج کا نکلنا ہی اس کے وجود کی دلیل ہے۔

مفہوم: جب کسی چیز کا وجود واضح ہو، تو اُس کے بارے میں مزید دلیل دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

4. آمدن با ارادت و رفتن با اجازت

معنی: ہم محبت سے کہیں آتے ہیں، لیکن اجازت سے واپس جاتے ہیں۔

مفہوم: کسی کے گھر یا جگہ پر جانا اپنی مرضی سے ہوتا ہے، مگر واپسی ہمیشہ میزبان کی اجازت سے ہوتی ہے۔

5. چاہ کن را چاہ درپیش

معنی: جو گڑھا کھودتا ہے، وہ خود بھی اس میں پھنس سکتا ہے۔

مفہوم: جو شخص کسی کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اس کے ساتھ بھی ایک دن برا سلوک ہی ہو گا۔

دلنشین غزل

کسی بھی طور نہ سمجھیں گے ہم ، حسین غزل
کہ جب تلک نہ کہیں آپ ''بہترین غزل''

وقار اس کا رکھیں گے ہمیش ہم قائم
کہیں گے دیر سے بے شک مگر ثمین غزل

غزل وہی ہے حقیقت میں جو زمانے میں
بنائے عرش نیا اور نئی زمین غزل

کبھی بھی اس نے مرا ساتھ ہی نہیں چھوڑا
ہر اک سفر میں رہی میرے یہ قرین غزل

یہ حسن و عشق سے آگے کا بحرِ حکمت ہے
وگرنہ وعظ میں پڑھتے نہ واعظین، غزل

اسے کہا تھا کہ لکھ بھیجے حالِ دل اپنا
جواب آیا نہ ، آئی ہے دلنشین غزل

وہ نظم کہہ دے تو اک آبشار بہہ نکلے
پہ مرغزار میں بہتا ہوا مَعِین ، غزل

یہ مدعا ہے مِرا اس سے دل مسخّر ہوں
فقط پڑھیں نہ کبھی میری قارئین غزل

غزل سرائی میں سرور گو طفلِ مکتب ہے
مگر ہے خواب ، کہے خود ہی ''آفرین'' غزل

(محمد ابراہیم سرور۔ قادیان)

بنیادی مسائل کے جوابات

(امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے بنیادی مسائل پر مبنی سوالات کے بصیرت افروز جوابات

سوال: اردن سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دریافت کیا کہ کیا حائضہ عورت پر روزے نہ رکھنے کا فدیہ واجب ہے؟ کسی عذر کی وجہ سے جو روزے چھوٹ جائیں، کیا انہیں ہر حال میں پورا کرنا ضروری ہے یا معین مدت کے بعد ایسے روزے ساقط ہو جاتے ہیں، جیسے اگر کوئی مریض ہو اور دو سال روزے نہ رکھ سکے تو کیا صحت یاب ہونے پر گزشتہ سارے روزے رکھنے ضروری ہیں؟ حاملہ او رمرضعہ جو دو سال یا اس سے زائد عرصہ رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتی وہ یہ روزے کیسے رکھے گی؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۶؍ مئی ۲۰۲۲ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: حیض کا آنا عورت کی جسمانی حالت کا ایک حصہ ہے اور قرآن کریم نے اسے عورت کے لیے ایک تکلیف کی حالت قرار دیا ہے۔ (سورۃ البقرہ:۲۲۳) اس حالت میں اللہ تعالیٰ نے عورت کو ہر قسم کی عبادت سے رخصت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھانا حقیقی اطاعت اور موجب ثواب ہے۔ پس رمضان کے جو روزے بوجہ حیض نہ رکھے جا سکیں، انہیں بعد میں پورا کر لینا کافی ہے، ان روزوں کے چھوٹ جانے سے فدیہ واجب نہیں ہوتا۔ لیکن اگر کوئی عورت فدیہ دینے کی طاقت رکھتی ہو اور اپنی خوشی سے ایک زائد نیکی کے طور پر فدیہ بھی دینا چاہے تو اس میں روک کوئی نہیں ہے۔

کیونکہ فدیہ کی ایک وجہ روزوں کی توفیق کا ملنا بھی ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایک بار میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس کے لئے مقرر ہے تو معلوم ہوا یہ اس لئے ہے کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔

(الحکم نمبر ۴۴، جلد ۶، مورخہ ۱۰؍ دسمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۹)

باقی جو روزے کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ جائیں انہیں بعد میں پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہی قرآنی حکم ہے جیسا کہ فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہو گی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا، اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پورا کر لو۔ (البقرۃ:۱۸۶)

عذر ختم ہونے پر روزوں کی ادائیگی کرنے نیز فدیہ کی ادائیگی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’صرف فدیہ تو شیخ فانی یا اس جیسوں کے واسطے ہو سکتا ہے جو روزہ کی طاقت کبھی بھی نہیں رکھتے۔ ورنہ عوام کے واسطے جو صحت پا کر روزہ رکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں صرف فدیہ کا خیال کرنا اباحت کا دروازہ کھول دینا ہے۔ جس دین میں مجاہدات نہ ہوں وہ دین ہمارے نزدیک کچھ نہیں۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ کے بوجھوں کو سر پر سے ٹالنا سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ میری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ان کو ہی ہدایت دی جاوے گی۔‘‘

(اخبار بدر نمبر ۴۳، جلد نمبر ۶ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ نمبر ۳)

پس خلاصہ کلام یہ کہ کسی عذر کی بنا پر اگر رمضان کے کچھ روزے رہ جائیں تو عذر کے دور ہونے پر ان روزوں کو بعد میں پورا کیا جائے، اور اگر توفیق ہو تو ان روزوں کے رمضان میں نہ رکھ سکنے پر فدیہ بھی ادا کر دیا جائے۔

سوال: جامعہ کینیڈا کے ایک طالبعلم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میں اپنی شاہد کی سند پر اپنے والد صاحب کے نام کی بجائے اپنی والدہ کا نام لکھوانا چاہتا ہوں، اس کی اجازت دی جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ ۸؍جون ۲۰۲۲ء میں اس بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔
حضور انور نے فرمایا:

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ بچہ کی پیدائش اور اس کی پرورش میں والد اور والدہ دونوں کا برابر کا حصہ ہوتا ہے۔ اسی لیے قرآن کریم نے بچہ کو والد اور والدہ دونوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ۔ (البقرۃ:۲۳۴) کہ کسی ماں کو اس کے بچہ کے تعلق میں تکلیف نہ دی جائے اور نہ ہی باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے (دکھ دیا جائے)۔ اس آیت میں بچہ کو ماں اور باپ دونوں کی ملکیت قرار دیا گیا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ جہاں بچہ کو کسی کے نام کے ساتھ پکارنے کی بات ہے تو اس بارے میں قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۝ (سورۃ الاحزاب:۶) یعنی ان (لے پالک بچوں) کو ان کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ فعل ہے۔

پس بے شک آپ کے والد صاحب نے آپ کی پرورش میں کوئی حصہ نہیں لیا، ان کے اس فعل کی اگر ان کے پاس کوئی جائز وجہ نہ ہوئی تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضور قصوروار ہوں گے، لیکن جہاں تک دنیاوی امور کا تعلق ہے آپ ان کی ہی اولاد کہلائیں گے۔ اس لیے آپ کی دستاویزات میں شرعی لحاظ سے ولدیت کے طور پر آپ کے والد صاحب کا ہی نام درج ہو گا۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان۔ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
قسط نمبر 56)

O.A. Nizamutheen
Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait
Cell : 9943030230

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

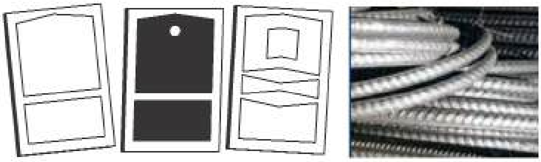

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۭ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرۃ:255)

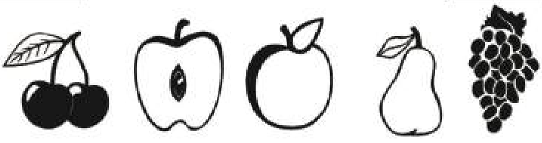

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9622584733,7006066375,9797024310

فتاویٰ مصلح موعودؓ

طلاق کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایک فتویٰ کی تشریح

اخبار الفضل مجریہ ۶/۸/ اگست ۱۹۳۸ء میں طلاق کے متعلق چند فتاوی کی تشریح مولوی شریف احمد صاحب بنگوی کی طرف سے کی گئی تھی۔ اس میں ایک فتوی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ درج تھا کہ:-

ہمارے نزدیک شریعت کا فیصلہ ہے کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ دے کہ میں تیرے پاس نہ آؤں گا (یعنی میاں بیوی کے تعلقات منقطع کر دے) تو چار ماہ کے بعد اور زبان سے نہ کہے مگر سلوک ایسا کرے تو ایک سال کے بعد اور مفقود الخبر ہو تو تین سال کے بعد عورت پر طلاق واقع ہو جاتی ہے اور شرعی طور پر وہ دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق رکھتی ہے۔"

اس کی تشریح مفتی صاحب سلسلہ عالیہ نے یہ کی تھی کہ اس فتوی کا نفاذ عدالت یا قضاء کے ذریعہ سے ہونا چاہئے۔ پہلی دو صورتوں میں جب تک عدالت یا قاضی خاوند سے اس کی بیوی کی شکایات کے متعلق پوچھ کر فیصلہ نہ کرے طلاق واقع نہیں ہوتی اور عورت کو نکاح ثانی کا حق حاصل نہیں۔

اس بارہ میں ایک دوست نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا حضور سے فتوی لینے کے بعد بھی اس کا نفاذ قضاء کے ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے اور قضاء کے لئے خاوند سے دریافت کرنا ضروری ہے یا عورت حضور سے فتوی لینے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی مجاز ہے؟ اس پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ فرمایا:-

اگر تنازعہ مابین احمدیان ہو تو ضروری ہے کہ قضاء فیصلہ کرے گو بقیہ حصہ سے ہی متفق نہیں۔ پوچھنے کے صرف یہ معنے ہیں کہ وہ اسے عورت کے الزام کی تردید کا موقع دے ورنہ اس الزام کی تصدیق کے بعد کسی اور تفتیش کی قاضی کو اجازت نہیں۔

(الفضل ۱۱/۱۰/ اکتوبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۴)

DIARY DOSE

محترم آصف محمود باسط صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دفتر کا حال بیان کرتے ہوئے بہت ہی دلچسپ انداز میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر بہت سی حیرت ناک باتوں کا مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ انہی بہت سی باتوں میں سے سب سے حیرت ناک بات وہ سکون اور اطمینان ہے جو نہ صرف حضور کی ذاتِ بابرکات میں نظر آتا ہے بلکہ دیکھنے والے کے دل میں بھی اترتا چلا جاتا ہے۔ گزشتہ 13 برس سے یہی دیکھتے آئے ہیں کہ ملاقات کے لئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوئے۔ حضور سامنے تشریف فرما ہیں، کام میں مصروف ہیں۔ سامنے خطوں کے انبار پڑے ہیں۔ اور بڑی محبت سے فرمایا ”آؤ بھئی! کیا کہتے ہو؟“

اس جملہ کا سکون ملاحظہ فرمالیں، خود یہی جملہ انسان کے اندر کی بے کلی کو سکون میں تبدیل کر دینے کا حکم رکھتا ہے۔ حضور کے دفتر میں چارسُو سکون، امن اور آشتی کی ڈیرے ہیں۔ اس سے پہلے کہ اصل مضمون کی طرف چلیں، آیئے ایک نظر اس پرسکون ماحول پر ڈالنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حضور کے بالکل سامنے خطوں کا ایک انبار ہے جس پر حضور دستخط فرماتے جاتے ہیں۔ کبھی کسی خط کے متن کو غور سے پڑھتے ہیں۔ پھر دستخط فرماتے ہیں یا مزید کوئی ہدایت دینی ہو تو وہ تحریر فرما دیتے ہیں۔ جوں جوں یہ خط ملاحظہ ہوتے جاتے ہیں، ساتھ ہی ایک اور انبار تیار ہوتا جاتا ہے۔ سامنے تین ضخیم قسم کی فائلیں ہیں جو ڈاک سے بھری پڑی ہیں۔ جب سامنے پڑا انبار ختم ہو جاتا ہے تو یہ سارے خطوط ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ پھر سامنے پڑی فائلوں میں سے کچھ اور خطوط اٹھاتے ہیں، اور سامنے رکھ کر انہیں دیکھنے، پڑھنے اور دستخط ثبت فرمانے کا کام شروع ہو جاتا ہے۔ یہ دستخط شدہ خطوط کا انبار حضور کچھ فاصلہ پر رکھتے ہیں، اور وہ فائلیں جہاں سے مزید خطوط اٹھاتے ہیں، وہ بھی کچھ فاصلہ پر ہیں۔ شروع شروع میں مجھے لگتا کہ حضور کو اس عمل میں کچھ دقت ہوتی ہے۔ ایک روز حضور اٹھ کر یہ خطوط رکھنے لگے تو میں نے ہاتھ بڑھایا تا کہ یہ سعادت میرے حصہ میں آجائے اور میں کسی سہولت کا باعث ہوسکوں۔ فرمایا ”نہیں، میں رکھ لوں گا“۔ پھر کبھی ہمت تو نہ ہوئی مگر شاید میری body language سے حضور کو اندازہ ہو جاتا کہ ہر بار جب آپ خطوط رکھنے لگتے یا فائل میں سے نکالنے لگتے، تو میں یہ خدمت کرنا چاہتا تھا۔ پھر ایک روز ازراہِ شفقت فرمایا کہ ” یہ لو یہ وہاں رکھ دو“۔ میں رکھ کر بیٹھنے لگا تو فرمایا ”وہاں سے اور خط دو“۔ تو الحمد للہ اس روز کے بعد سے میں جب بھی حاضرِ خدمت ہوتا ہوں، یہ سعادت میرے حصہ میں آجاتی ہے کہ، مگر ایسے کہ حضور انور بات کا ربط بھی ٹوٹنے نہیں دیتے اور آپ کا کام جاری و ساری رہتا ہے۔

حضور تحریر کے کام میں سہولت کے لئے ایک شیشہ کا پلیٹ فارم استعمال فرماتے ہیں جو میز سے نسبتاً بلند تر ہے۔ اس کے نیچے بھی کاغذات پڑے ہوتے ہیں مگر یہاں ایک اور چیز ہوتی ہے جس میں ہر احمدی کو دلچسپی ہوگی۔ یہاں حضور نے بہت سے سادہ کاغذات بہت بڑے سے clip کے ساتھ نتھی کر کے رکھے ہوتے ہیں۔ جیسے ایک بہت ضخیم پیڈ۔ یہ کبھی تو بالکل خالی ہوتا ہے اور کبھی اس پر حضور انور کے ہاتھ سے لکھی مبارک تحریر ہوتی ہے۔ یہ کاغذات حضور نے لمبائی کے رخ یعنی landscape رخ پر رکھے ہوتے ہیں۔ اب اس کی طرف بھی بعد میں آتے ہیں۔

ساتھ کچھ بہت چھوٹے سائز کی یعنی پاکٹ سائز ڈائریاں ہیں۔ یہ بھی کبھی ایک، کبھی دو وہاں موجود ہوتی ہیں۔ کبھی اس

شیشہ کے نیچے کوئی کاغذ پڑا ہوتا ہے۔ یہ شاید فوری توجہ کا طالب کوئی عریضہ ہوتا ہے کیونکہ بعض اوقات دیکھا کہ حضور نے جب ڈاک پر دستخط کا کام مکمل کرلیا تو، اس شیشہ کے پلیٹ فارم کے نیچے سے وہ کاغذ نکالا، اسے پڑھا اور اس پر ہدایت تحریر فرما کر اسے الگ رکھ دیا۔

حضور کے بائیں ہاتھ بالکل کرسی کے ساتھ کتب کا ایک شیلف ہے۔ یہاں روحانی خزائن کا مکمل سیٹ موجود ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی دیگر کتب مثلاً درثمین ، قصائد الاحمدیہ وغیرہ رکھی ہیں۔ ان کتب کے آغاز پر قرآن کریم کا نسخہ ہے جو کثرتِ مطالعہ کا پتہ دیتا ہے۔ پھر تفاسیر بھی اسی قطار میں ہیں۔ کتابوں کی یہ قطار پیچھے دیوار تک چلی گئی ہے۔ اسی دیوار کے ساتھ ایک اور کیبنٹ ہے جس کے اوپر متفرق فائلیں ہیں، حضور کا کمپیوٹر ہے، ہومیوپیتھی ادویہ کی کچھ شیشیاں ہیں۔ اس کیبنٹ کے ساتھ ہی ایک چھوٹا میز جس پر حضور کی پانی کی بوتل اور گلاس بڑی نفاست سے رکھا رہتا ہے، جو حضور حسبِ ضرورت استعمال فرماتے ہیں۔ پھر حضور کے داہنے ہاتھ کی طرف جو دیوار ہے اس کے ساتھ بھی ایک شیلف ہے جو کتب سے بھرا پڑا ہے۔ کئی مرتبہ کا تجربہ ہے کہ وہاں کسی کتاب کی ضرورت ہو تو حضور کی نظر سیدھی اس کتاب پر جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ سعادت بھی حاصل ہوتی ہے کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں کہ فلاں کتاب اٹھا کر لاؤ۔ پھر حضور ساتھ ہدایات دیتے رہتے ہیں کہ تیسرے شیلف کے تیسرے خانہ میں، بائیں طرف دیکھو۔ وہاں مطلوبہ کتاب کا ٹائٹل نظر آجاتا ہے اور کتاب پیش کر دی جاتی ہے۔

حضور کے سامنے والی دیوار پر بھی ایک قدِ آدم شیلف ہے جس کے بعض دروازے شیشہ کے ہیں اور بعض لکڑی کے۔ درمیان میں اس ٹی وی کی جگہ ہے جس پر حضور حسبِ ضرورت کسی پروگرام کی ریکارڈنگ دیکھنا چاہیں تو اس کے نیچے پڑے ڈی وی ڈی پلئیر پر چلانے کا ارشاد فرماتے ہیں۔ اب تک کا میرا تجربہ یہ ہے کہ جب بھی حضور نے اس پر کوئی پروگرام لگانے کا کہا، اور ڈی وی ڈی پلئیر کی ٹرے کھولی، وہ کم ہی خالی ہوتی ہے۔ اکثر اس میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرِ روحانی والی تقریر کی سی ڈی پڑی ہوتی ہے۔ اسے نکال کر پروگرام چلایا۔ جب ملاحظہ فرمالیا تو فرمایا کہ اب اپنی ڈی وی ڈی نکال لو اور وہی واپس رکھ دو جو پڑی ہوئی تھی۔ یہ تقریر ایک مرتبہ خاکسار کو بھی حضور انور نے سنوائی۔ خود چلائی اور پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئے۔ یہ تقریر کچھ دیر چلتی رہی۔ وہ تجربہ بھی عجیب تھا۔ تقریر کا حصہ جو چلا وہ وہی شہرۂ آفاق حصہ تھا جہاں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ''اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!'' اور پھر ایک جگہ جہاں حضورؓ نے فرمایا کہ ''تم کو، ہاں تم کو، ہاں تم کو!!''۔ کمرے میں حضرت مصلح موعودؓ کے یہ بابرکت اور پر رعب الفاظ گونج رہے تھے۔ سامنے وہ وجود تشریف فرما تھا جو آسمانی بادشاہت کے موسیقاروں کے اِس عظیم الشان قافلہ کا سپہ سالار ہے۔ ایک طرف سے یہ مبارک آواز آرہی تھی، اور سامنے حضور انور کا بابرکت وجود بنفسِ نفیس موجود۔ گویا سارا کمرے میں رعب اور جلال اور جمال! ان پندرہ بیس منٹ میں حضور انور کے چہرۂ مبارک کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس لمحہ اس عظیم خلیفۂ برحق کا حسن و جمال اور رجاہ و جلال اور انہماکِ بے مثال نظر کو خیرہ کرتا تھا۔

میز پر حضور کے داہنے ہاتھ بہت سی کتب اور نوٹس وغیرہ ہوتے ہیں اور ساتھ ایک الیکٹرانک ڈکشنری بھی۔

درازوں میں کیا سامان ہے، مجھے معلوم نہیں مگر وہاں سے کچھ اشیأ گاہے بہ گاہے نکلتی ہیں اور ہمارے امام کی خدمت کرنے کی توفیق پاتی ہیں۔

(وہ جس پہ رات ستارے لیے اترتی ہے۔ قسط 9 ماخوذ از alislam.org)

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

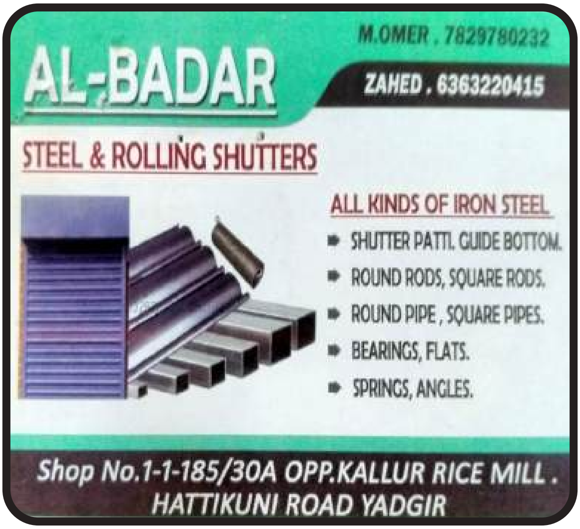

Mubarak Ahmad
9036285316
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK

TENT HOUSE & PUBLICITY

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

بزم اطفال

اللہ تعالیٰ کی عبادت

اس لڑکے کی طرف دیکھو۔ سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ منہ کعبے کی طرف ہے۔ کچھ بولتا بھی جاتا ہے۔ یہ بچہ نماز پڑھ رہا ہے بڑا نیک ہے صبح ہی اُٹھتا ہے۔ پہلے وضو کرتا ہے۔ پھر نماز پڑھتا ہے۔ نمازیں دن بھر میں پانچ دفعہ پڑھی جاتی ہیں مسلمان کے لئے نماز پڑھنا ضروری ہے۔ تم بھی اپنے ابا جان سے سیکھ لو۔ اور مسجد میں جاکر ہر روز پڑھا کرو۔ نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ اور سب عبادتوں سے اچھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی بڑی نعمتیں بخشیں۔ دیکھنے کو آنکھیں دیں۔ ناک دی کہ سانس لیں۔ خوشبو سونگھیں سننے کو کان۔ بولنے کے لئے زبان دی۔ ہاتھ پاؤں دیئے کہ چلیں پھریں اور کام کریں۔ ہوا، پانی، پھل پھول ہمارے لئے پیدا کئے۔ سورج، چاند، تارے بنائے۔ دن کام کرنے کو۔ رات آرام کے لئے بنائی۔ ماں باپ بہن بھائی دیئے۔ خدا تعالیٰ نے سب سے بڑی مہربانی یہ کی کہ ہمیں احمدی بنایا۔ پھر ہم اُس کی عبادت کیوں نہ کریں۔ اور اُس کے حکم کیوں نہ مانیں۔

• • • • • • • • • • •

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

انسان کی وہ نمازیں جو شبہات اور وساوس میں مبتلا ہیں کھڑی نہیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یقرءون نہیں فرمایا بلکہ یقیمون فرمایا یعنی جو حق ہے اس کے ادا کرنے کا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد دوم صفحہ ۴۵)

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Prop.
Mr. Mazhar ul Haq & Bro's
08182-640054
9448786601
9632888611

J. S. TRANSPORTS
Handling & Transport Contractor

2nd Cross, Sheshadri Puram, SHIMOGA.
E-mail: jstransports@gmail.com

MISHKAT ARCHIVES

دوماہی مشکٰوۃ صد سالہ سالانہ نمبر

جلسہ پیشوایان مذاہب کرنال (ہریانہ) منعقدہ ۲۱ر مارچ ۱۹۹۹ء کے موقع پر محترم مولانا محمد انعام غوری ڈپٹی کمشنر صاحب کرنال مسٹر ایم کیتھان کی خدمت میں قرآن مجید (ترجمہ انگریزی) پیش فرما رہے ہیں۔

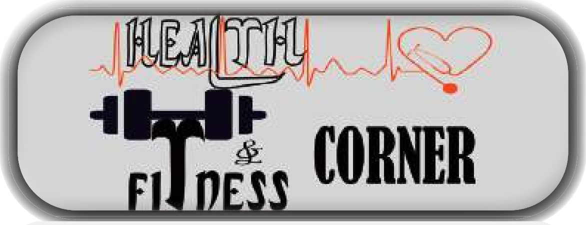

Dental Cleanliness

The emphasis on dental hygiene in Islamic tradition is significant, as it demonstrates the intersection of physical health and spiritual cleanliness. The teachings related to oral hygiene, as conveyed through the sayings (hadith) of the Prophet Muhammad (peace be upon him), reflect not only the importance of maintaining a healthy mouth but also the moral and spiritual dimensions of cleanliness in Islam.

How strongly the Holy Prophet has insisted on the subject of mouth hygiene, can be judged by the following Traditions. Hadhrat Abu Huraira narrates that the Holy Prophet said,"If I had not thought of hardship that may be caused to my followers, I would have ordered them to say their Isha'a prayer a little late, but simultaneously I would have commanded them to brush their teeth before every prayer."

(Bukhari and Muslim)

Hadhrat Aisha narrated that the Holy Prophet said,

"Brushing cleans the teeth and brushing of teeth is pleasing to Allah."

Hadhrat Abu Umama says that the Holy Prophet said,

"Whenever Hadhrat Jibra'eel (Archangel Gabriel) came to me, he always ordered me to brush my teeth. However, I was worried in case I scratch and damage my gums in front."

The teachings of the Prophet Muhammad (peace be upon him) regarding dental hygiene go beyond just a recommendation for personal care,they are a reminder of the profound connection between physical health and spiritual cleanliness. Following these guidelines with sincerity and consistency can lead to both improved health and spiritual benefits, fostering a sense of discipline, cleanliness, and mindfulness in daily life. Thus, dental hygiene in Islam is not just about aesthetics or health; it is an important part of the overall practice of maintaining purity and devotion to Allah.

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 2025-2024

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل ملکی مجلس عاملہ بھارت کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور احسن رنگ میں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	عہدہ	نام مہتمم
1	نائب صدر	مکرم عطاء المومن صاحب
2	نائب صدر دوم	مکرم نوید احمد فضل صاحب
3	نائب صدر برائے تربیتی امور	مکرم محمد شریف کوثر صاحب
4	نائب صدر برائے ساؤتھ انڈیا	مکرم عطاء البصیر صاحب
5	نائب صدر برائے ایسٹ انڈیا	مکرم صدیق خان صاحب
6	معتمد	مکرم محمد طارق غنی صاحب
7	مہتمم خدمت خلق	مکرم ڈاکٹر عطاء الحفیظ عمران صاحب
8	مہتمم تعلیم	مکرم کے ظافر صاحب
9	مہتمم تربیت	مکرم احسان علی صاحب
10	ایڈیشنل مہتمم تربیت رشتہ ناطہ	مکرم فرحت احمد صاحب ملکانہ
11	مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم نیاز احمد صاحب نائک
12	مہتمم مال	مکرم فلاح الدین قمر صاحب
13	مہتمم عمومی	مکرم طلحہ احمد چیمہ صاحب
14	ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم ڈاکٹر محمد بدر صاحب
15	مہتمم صحت جسمانی	مکرم عامر احمد طاہر صاحب
16	مہتمم وقار عمل	مکرم اسد اللہ قریشی صاحب
17	مہتمم صنعت وتجارت	مکرم فلاح الدین غوری صاحب
18	مہتمم تحریک جدید	مکرم اسد فرحان صاحب
19	مہتمم اطفال	مکرم نسیم احمد ڈار صاحب
20	مہتمم تبلیغ	مکرم محمد نصر غوری صاحب
21	مہتمم تجنید	مکرم طاہر احمد نذار صاحب
22	مہتمم اشاعت	مکرم سلیق احمد صاحب نائک
23	مہتمم مقامی	مکرم حافظ نعیم احمد پاشا صاحب
24	مہتمم امور طلباء	مکرم منصور احمد کے صاحب
25	محاسب	مکرم نقیب مبشر صاحب
26	معاون صدر وقف نو	مکرم محمد علی جناح طلحہ صاحب
27	معاون صدر	مکرم اطہر احمد شمیم صاحب
28	معاون صدر	مکرم مبارک احمد این صاحب
29	معاون صدر	مکرم عبد القیوم صاحب
30	معاون صدر	مکرم راحل صدیقی صاحب

ادارہ مشکوٰۃ قادیان

مشکوٰۃ مجلس خدام الاحمدیہ کا اپنا رسالہ اور ترجمان ہے جس میں احباب مختلف مواقع کی مناسبت سے مضامین ارسال فرماتے ہیں۔ ادارہ مشکوٰۃ تمام لکھنے والوں کا ممنون ہے۔ آئندہ چند ماہ میں آنے والے چند اہم مواقع حسب ذیل ہیں:

- یوم مسیح موعودؑ
- 23 ؍مارچ
- یومِ خلافت

ان کے علاوہ ذاتی تجربات و مشاہدات، اپنے پیاروں کا ذکر خیر، اہم مواقع کی رپورٹس وغیرہ۔

مضمون نگار احباب سے درخواست ہے کہ ایسے مضامین جو خاص مواقع سے متعلق ہوں، مذکورہ دن سے کم از کم ڈیڑھ ماہ قبل mishkatqadian@gmail.com پر بھجوائے جائیں تاکہ انہیں واجبی کارروائی کے بعد بسہولت شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیٹر مشکوٰۃ)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شموگہ و چتر درگہ کی طرف سے ریفریشر کورس اور تفریحی پروگرام کا انعقاد

مؤرخہ 15 دسمبر 2024 بروز اتوار صبح 10:30 بجے مجلس خدام الاحمدیہ کے مقامی و ضلعی عہدیداران کے لیے ریفریشر کورس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام مکرم طارق احمد ادریس صاحب ضلعی قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع شموگہ و چتر درگہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تقریباً ضلع کے تمام ممبرانِ عاملہ نے اس پروگرام میں شرکت کی جس میں حاضرین کو مجلس کے کاموں کی اہمیت اور مختلف عہدوں کے دائرہ کار سے آگاہ کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر تمام ممبران کے لیے تفریحی سرگرمیوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔

تبلیغی سرگرمیاں:

مؤرخہ 3 اور 10 دسمبر 2024 کو دو دن پر مشتمل تبلیغی پروگرامز منعقد ہوئے، جن میں شموگہ شہر کے مختلف معززین سے ملاقات کی گئی اور جماعت احمدیہ کا تعارف دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ شاملین کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرشد آباد کانڈی زون، بنگال کا ایک روزہ پکنک و شجر کاری کا پروگرام

مؤرخہ ۱۲ جنوری ۲۰۲۴ کو مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرشد آباد کانڈی زون، بنگال کے تحت ایک روزہ پکنک و شجر کاری پروگرام منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں زون کی مختلف مجالس سے ۸۵ خدام و اطفال نے شرکت کی۔ شجر کاری کے پروگرام میں مختلف قسم کے پھل دار و دیگر کئی قسم کے پودے لگائے گئے۔

شجر کاری کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ بھرت پور کی ایک جماعتی رقبہ کی صفائی بھی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس پروگرام میں شامل ہونے والے تمام خدام و اطفال کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

خدام الاحمدیہ کے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سے جُڑیں

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مختلف سوشل میڈیا ہینڈلز اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے مستفید ہونے کے لیے مندرجہ ذیل اکاؤنٹس کو فالو اور سبسکرائب کریں۔

۱. ٹویٹر: مجلس خدام الاحمدیہ کا آفیشل ٹویٹر ہینڈل: @mkaindia یہاں جماعتی سرگرمیوں، اعلانات اور معلوماتی پوسٹس شیئر کی جاتی ہیں۔ فوری اور جامع اپ ڈیٹس کے لیے اس ہینڈل کو فالو کریں۔

۲. انسٹاگرام: مجلس خدام الاحمدیہ کا آفیشل انسٹاگرام اکاؤنٹ: @mkaindia خدام الاحمدیہ کے اہم لمحات، تصاویر، ویڈیوز اور جماعتی سرگرمیوں کی جھلک دیکھنے کے لیے انسٹاگرام پر ہم سے جُڑیں۔

۳. خدام الاحمدیہ ویب سائٹ: www.khuddam.in یہ ویب سائٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے حوالے سے تمام ضروری معلومات، آن لائن رجسٹریشن، اور جماعتی پروگرامز کی تفصیلات فراہم کرتی ہے۔ نیز، آپ یہاں سے رسالہ "مشکوٰۃ" کے ویب ایڈیشن تک بھی رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۴. واٹس ایپ نمبر: مجلس خدام الاحمدیہ کے مرکزی واٹس اپ نمبر: 7347571938 پر آپ اپنے سوالات، تجاویز اور علمی مواد کی فراہمی کے لیے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

خدام و اطفال سے گزارش ہے کہ مجلس کے ان پلیٹ فارمز سے جُڑیں تاکہ آپ جماعتی پروگرامز سے باخبر رہیں اور مختلف تعلیمی، تبلیغی، اور علمی مواد سے مستفید ہوں۔

از طرف مہتمم اشاعت مجلس خدام احمدیہ بھارت

roof of Masjid Ahmadiyya and its surrounding pathways, showcasing their dedication to community welfare and the maintenance of Jamaat facilities.

Misali Waqar-e-Amal, Mahmoodabad, Kulgam zone -A Kashmir

On 9th january 2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya Mahmoodabad kashmir held an exemplary Waqar-e-Amal. During this initiative, heavy snow was cleared from the streets and pathways of Mahmoodabad to make them accessible for the public. Around 30 members of the Jamaat participated in this noble effort.

Husn-e-Bayan Meeting by Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Atfal ul Ahmadiyya Alanallur Kerala

On 12th January 2025, Majlis Khuddamul Ahmadiyya and Majlis Atfalul Ahmadiyya Alanallur organized a successful Husn-e-Bayan event at Baitul Hadi Mosque, chaired by Qaid Alanallur, M. Khaleel Ahmed Sahib, with 12 participants.

The program featured insightful addresses by Kerala Regional Qaid, Janab Rishad M. Sahib, who emphasized the significance of congregational prayers and Jamaat activities, and Zilla Qaid, Janab Thariq Sahib, who highlighted Huzur-e-Anwar's (aba) guidance on contemporary challenges. Jamaat Murabbi, Moulavi Rahim Sahib, shared valuable lessons from his journey to Qadian.

The event also included Quran recitations, a Nazm, and inspiring quotes from the Promised Messiah (as), fostering spiritual growth and reinforcing commitment to Jamaat objectives.

REPORTS
From across India
ملکی رپورٹس

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Kulgam Zone A kashmir organizes Program on Sohbat-e-Saliheen.

By the grace of Allah, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Zone A Kulgam successfully organized a spiritual program on «Sohbat-e-Saliheen» at Jamaat Ahmadiyya Asnoor. The keynote address was delivered by Mulana Ghulam Nabi Niyaz Sahib, retired missionary, who shared valuable insights on the theme Khilafat and Taqwa.

Despite challenging weather conditions due to heavy snowfall, over 250 members, including Khuddam, Atfal, and Ansar, participated in the program. The event took place in a highly spiritual and uplifting environment.

The discussions focused on important topics such as Salaat (prayer), Amanat (trustworthiness), and Diyanat (integrity), all in light of the guidance provided by Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, the Promised Messiah (as), and his Khulafa. Emphasis was placed on personal reformation and adherence to the principles of righteousness as outlined by the teachings of Islam. Alhamdulillah, the event proved to be a source of immense spiritual rejuvenation and practical guidance for all attendees.

Exemplary Waqar-e-Amal Program in Asnoor, District Kulgam, Kashmir

On 7th January 2025, Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya and Atfal-ul-Ahmadiyya of Asnoor, District Kulgam, Kashmir, organized a successful Waqar-e-Amal program. Around 40 volunteers participated in removing snow from the

سائنس کی دنیا

Science

What is HMPV Virus and What are Its Symptoms?

What is HMPV?

Human metapneumovirus (HMPV) is a common respiratory virus first identified in 2001, though it has circulated since the 1970s. It accounts for 16-4 per cent of global acute respiratory infections, with cases peaking from November to May. While most adults develop immunity through prior exposure, infants, the elderly, and immunocompromised individuals face higher risks. HMPV has similarities to RSV (Respiratory Syncytial Virus), measles, and mumps but lacks a vaccine or antiviral treatment. Most recover with rest and hydration, though severe cases may require hospitalization and oxygen therapy

Recent Cases in India

Three HMPV cases have been confirmed in India. Two infants in Bengaluru, an eight-month-old male and a three-month-old female with a history of bronchopneumonia, tested positive for HMPV. Both were treated at Baptist Hospital; the male infant is still recovering, while the female has been discharged. Another case was reported in Gujarat

Symptoms of HMPV

Mild symptoms include:

Cough,Runny nose or nasal congestion,Sore throat,Fever.

Severe symptoms may involve:

Wheezing,Difficulty breathing,Hoarseness

Pneumonia

Aggravation of asthma

Who is at Risk?

HMPV is most concerning for:

Children under 1 year

The elderly

Immunocompromised individuals

Children under five are particularly vulnerable, with 16-5 per cent of cases leading to severe respiratory infections. Elderly and those with underlying health conditions may also face complications.

While there's no immediate cause for alarm, health experts advise high-risk individuals to avoid exposure during peak months of winter and spring.

rupees—the sum total of his considerable wealth at the time—for anyone who could counter even a fraction of these arguments or produce similar arguments from their own scriptures—a challenge that remains uncontested to this day.

Based on the Holy Quran, he declared that all religious founders whose teachings have become widespread must be honoured and accepted as true. He also appealed for due courtesy in all religious discussions.

What makes "Barahin-e-Ahmadiyya" a seminal work is that it serves as a comprehensive exposition of the truth of Islam, addressing theological complexities and dispelling misconceptions with clarity and precision. Through meticulous argumentation and profound insights, The Promised Messaih (AS) elucidated the essence of Islamic teachings, reaffirming the timeless relevance of the faith in a rapidly changing world.

Furthermore, "Braheen-e-Ahmadiyya" served as a beacon of guidance for generations to come, inspiring seekers of truth to delve deeper into the teachings of Islam and to embrace its message of peace, tolerance, and spiritual enlightenment. Its enduring legacy continues to resonate with believers worldwide, serving as a source of solace and inspiration in times of uncertainty and doubt.

As we reflect on the significance of The Promised Messaih's (AS) revelations and the monumental impact of "Braheen-e-Ahmadiyya," let us draw inspiration from his unwavering commitment to truth, justice, and spiritual enlightenment. May we strive to emulate his exemplary conduct and dedication to the divine principles of Islam, fostering a culture of compassion, understanding, and unity in our communities and beyond. Ameen.

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

jaddid, the Reformer of the fourteenth century of the Islamic era. This declaration was not merely an assertion of his status but a testament to his unwavering faith and commitment to his divine calling.

In the wake of these revelations, Hadhrat Ahmad embarked on a journey of profound spiritual enlightenment and intellectual exploration. It was during this period that he penned his magnum opus, "Barahin-e-Ahmadiyya." This monumental work stands as a testament to his deep understanding of Islamic theology and his unparalleled insight into religious discourse.

Barahin-e-Ahmadiyya Parts I and II were authored by The Promised Messaih (AS) and published in 1880. At that time the Indian subcontinent had become a virtual battleground for the major religions of the world. Islam, in particular, found itself on the defensive against the onslaughts of Christians and Hindus, who spared no ploy to defame the Faith and its Founder (pbuh). The Promised Messaih (AS), pained by these unjust attacks, undertook a series of debates and discourses with Christians and Hindus.

At last, as a conclusive argument against the detractors of Islam, he decided to write Barahin-e-Ahmadiyya—a compendium of arguments for the truth of the Holy Quran and Islam. The Promised Messiah (AS) explains the primary purpose of writing this book. He states:

"However, after this, it should be clear to all seekers of truth that the purpose of compiling this book, titled "Al-Baraheen al-Ahmadiyyah" (The Proofs of Ahmad), is to clearly demonstrate to all people the truth of Islam, the authenticity of the Holy Quran, and the veracity of the prophethood of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him). Furthermore, it aims to provide a complete and rational response to those who deny this true religion, this sacred book, and this chosen prophet, leaving them with no further ground to oppose Islam." (Baraheen-e-Ahmadiyya, Part 1, p-23,24)

He announced a reward of 10,000

First Ilhaam and the Writing of the Book "Barahin e Ahmadiyya"

Laeeq ahmad naik Murabbi silsila

Revelations are an important part of the manifestation of Allah's divinity. And thus the first revelation received by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib, the Promised Messiah and Mahdi (a.s) is a significant moment in Islamic history. And equally significant is the profound impact of his seminal work, "Barahin-e-Ahmadiyya."

Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib, the Promised Messiah and Mahdi (a.s), was bestowed with Divine revelations spanning from 1876 until his passing in 1908. However, it was in 1882 that he experienced a transformative moment—the reception of his inaugural revelation. The words, "Allah bless thee O Ahmad. It was not thou who didst throw but it was Allah Who did throw..." marked the commencement of a divine mission that would shape the course of Islamic thought and spirituality.

This revelation served as a divine confirmation of his appointment as a Reformer—a task entrusted upon him by the Almighty. Through these revelations, he was charged with the responsibility to warn those whose ancestors had not been cautioned and to illuminate the path of righteousness, exposing the ways of the guilty. The profound significance of this revelation lies in its affirmation divine mission of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib setting the stage for his subsequent endeavors.

Moreover, another revelation urged him to proclaim his divine testimony, asking, "Tell them I have with me testimony from Allah, then will you believe? Tell them I have with me testimony from Allah, then will you submit?"

In obedience to this command, he fearlessly declared himself as the Mu-

the Muslims in Palestine and prayed that may Allah seize those perpetrating these cruelties and swiftly bring the atrocities to an end.

His Holiness(aba) urged prayers generally for the Muslim world so that the cruelties being perpetrated against one another may come to an end. May they establish a true connection with God and recognise the Imam of the Age. This alone is the path to their salvation, yet they do not take heed.

Funeral Prayers

His Holiness(aba) said that he would make mention and lead the funeral prayers of two deceased members:

Zakaur Rahman Shaheed

Dr Zakaur Rahman Shaheed who was recently martyred. On 27 July, two unknown persons entered his clinic and opened fire resulting in his martyrdom. The assailants fled the scene. At the time of the incident, his wife was attending the Jalsa Salana (Annual Convention) in the UK. He served the Community in various capacities including as local president. He possessed many great qualities including being at the forefront of making financial contributions. He always had a smile on his face and had a passion for serving humanity. He would often treat the poor for free. He was respected amongst non-Ahmadis and some even attended his funeral. He is survived by his wife, a son and three daughters. His Holiness(aba) prayed that may Allah elevate his station, grant patience to the family and enable his children to carry on the legacy of his virtues.

Sayyidah Bashir

Sayyidah Bashir wife of Malik Bashir Ahmad who recently passed away. She is survived by a son and two daughters. Her son, Malik Ghulam Ahmad is a missionary in Ghana and was unable to attend her funeral due to being in the field of service. She was fortunate to spend time with Hazrat Nusrat Jahan Begum(ra) (blessed wife of the Promised Messiah(as)). She was essentially an orphan, however she was raised through the kindness of Hazrat Nusrat Jahan Begum(ra) and the Second Caliph(ra). She had profound love for Khilafat. She listened to the sermons very attentively. She never raised her voice and even stopped her children from raising their voices. She established love for Khilafat and Ahmadiyyat within her children. She was given to prayer and avoided worldliness. She was very exemplary. His Holiness(aba) prayed that may Allah grant her forgiveness and mercy and enable her children to carry on the legacy of her virtues.

(Summary prepared by The Review of Religions)

Holy Prophet(sa) said that a hypocrite was sitting amongst them who was rejoicing over the Holy Prophet(sa) losing his camel and wonders why Allah doesn't just reveal the camel's whereabouts. The Holy Prophet(sa) then said that God had indeed revealed to him the whereabouts of the camel; it was in a passageway just ahead and its reins were caught in a tree. The companions went and found the camel exactly as the Holy Prophet(sa) had described. The hypocrite was dumbfounded. He went to the companions and asked whether they had informed the Holy Prophet(sa) about what he had said. When they told him that they hadn't, he said that after what he had witnessed and upon the Holy Prophet(sa) finding his camel, he had now realised the reality and on that day he truly accepted Islam. He then returned to the Holy Prophet(sa) and sought forgiveness.

His Holiness(aba) said that he would narrate further details in the future.

Appeal for Prayers in Light of Mischief Against Ahmadis in Bangladesh and Pakistan.

His Holiness(aba) urged prayers for the conditions in Bangladesh. The rebellion against the government has eliminated their power, however the disorder still continues. It is said that yesterday there was some improvement. However, opponents of the Community have taken advantage of the circumstances and have started attacking Ahmadis. Our mosques have been attacked and burned, similarly, Jamia Ahmadiyya and other buildings belonging to the Community have been attacked, vandalised and burned. Some Ahmadis have also been severely injured as a result of being beaten. Many Ahmadi homes were also attacked and burned. In fact, some have been completely burned down while others' belongings were burned. There is a state of complete disorder and this is the second time that Ahmadis have been made to face such difficulties. However, their faith has not wavered in the slightest. They are firm in faith and have said that they will bear this for the sake of Allah. His Holiness(aba) prayed that may Allah bestow his mercy and grace and keep Ahmadis under His protection and may He seize the opponents.

His Holiness(aba) also urged prayers for the Ahmadis in Pakistan where conditions are worsening. His Holiness(aba) prayed that may Allah protect them against every evil. These days clerics and others looking for their own gain are actively working against Ahmadis. They are perpetrating cruelties in the name of Allah and His Messenger (sa). His Holiness(aba) prayed that may Allah swiftly take them to task.

His Holiness(aba) also urged prayers for

amongst the Muslims, that no conspiracy could fracture it. Such feelings of respect and veneration, loyalty and faithfulness, and love and affection had taken root in the hearts of the Muslims for the Holy Prophet(sa), that it was not in the power of man to shake these emotions. As such, just contemplate this occurrence alone. Abdullah bin Ubayy, chief of the hypocrites attempted to capitalise on a temporary conflict between two common Muslims, and somehow sow the seed of dissension and discord between the Muslims, and injure the love and awe of the Holy Prophet(sa). However, he was met with absolute failure, and was made to drink from the goblet of humiliation at the hands of his own son in such a manner that he perhaps never forgot it until his last breath. (The Life and Character of the Seal of Prophets (sa), Vol. 2, p. 431)

His Holiness(aba) said that later, the Holy Prophet(sa) said to Hazrat Umar(ra) that had he ordered Abdullah bin Ubayy to be killed when Hazrat Umar(ra) had suggested, then people would have turned away and refused. However, now if he were to order the same people to kill him, then they would certainly do so, as the matter had become clear. Hazrat Umar(ra) said that he understood that the Holy Prophet's (sa) opinions were much more blessed than his.

Incident of the Holy Prophet's (sa) Camel Being Lost

His Holiness(aba) said that during this journey, the Holy Prophet's (sa) camel became lost. Along the way, the Holy Prophet(sa) had stopped by a well about 40 kilometres away from Madinah. The Muslims had let their animals graze, however there was a storm causing the Holy Prophet's (sa) camel Qaswah to become lost. The Muslims searched everywhere. A Jewish hypocrite who apparently showed that he was a Muslim but was in reality still a Jew named Zaid bin Lusait asked why everyone was running about. When he was told that they were looking for the Holy Prophet's (sa) camel, he said doesn't Allah just tell them where it is? The companions found this to be strange and were able to discern his hypocrisy. They asked if he was such a hypocrite then why did he set out with them? He responded that he had set out with the Muslims only for worldly gain. He again asked why Allah didn't simply reveal where the camel was. The companions said that had they known he harboured such thoughts they would never have allowed him to set out with them. He ran away and went to sit with the Holy Prophet(sa) in order to stay protected. However, Allah had already revealed to the Holy Prophet(sa) what this hypocrite had said. And so, the

Prophet(sa) undertook this long journey so that people would forget what Abdullah bin Ubayy had said that day before. Hazrat Zaid(ra) was riding his mount behind the Holy Prophet(sa). When the Holy Prophet's (sa) mount would slow down he would kick it with his heels in order to make it go faster. As the Holy Prophet(sa) was riding, he received a revelation, and after the revelation was complete, the Holy Prophet(sa) informed Hazrat Zaid(ra) that he had indeed heard correctly and that Allah the Almighty had attested to the fact that he had been telling the truth.

His Holiness(aba) said that after this revelation was received by the Holy Prophet(sa), two companions(ra) came across Abdullah bin Ubayy and sternly scolded him for what he had done. They informed him that God had sent down revelation attesting to the fact that Zaid(ra) had been telling the truth. They said that they would never again speak in favour of Abdullah bin Ubayy until it was known that he had changed his ways, for they had not believed in Zaid(ra) previously for his sake, but now revelation had been sent down confirming the deceit of Abdullah bin Ubayy.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) who writes:

'Abdullah bin Abdullah bin Ubayy was so incensed against his father that when the Muslim army set back for Madinah, Abdullah(ra) stood before his father and blocked his passage, saying, "By God! I shall not permit you to return, until you confess with your own tongue that the Holy Prophet(sa) is most honoured and you are the most disgraced." 'Abdullah pressed his father to such an extent that finally he was compelled to say these words, upon which Abdullah left him free to proceed. When the return journey began, the remainder of that day, the entire night, and the start of the following day, were all spent by the Muslim army in continuous march. When camp was finally setup, the people were so terribly exhausted that they all fell into a deep sleep. Hence, in this manner, through the wisdom of the Holy Prophet(sa) the people's attention was diverted away from this unpleasant incident and redirected to something else for quite an extended period of time. Thus, through His Grace, Allah the Exalted safeguarded the Muslims from the mischief of the hypocrites. In actuality, it had always been the effort of the hypocrites to spur a state of civil war and internal division amongst the Muslims, and if it was possible to lower the position of the Holy Prophet(sa) in their eyes. However, Islam and the magnetic personality of the Holy Prophet(sa) had created such a bond of unity

in light of the prevalent circumstances, the Holy Prophet(sa) considered it best to depart at once. Therefore, according to his command the Muslim army prepared to depart immediately. It was perhaps on this very occasion that Usaid bin Hudair Ansari, who was a very renowned chieftain of the Aus tribe, presented himself before the Holy Prophet(sa) and submitted, "O Messenger of Allah! You do not normally march at this time of day. What has happened today?" The Holy Prophet(sa) said, "Usaid! Have you not heard the words of Abdullah bin Ubayy? He says that, 'Once we arrive to Madinah, the most honoured individual shall cast out the meanest.'" Usaid(ra) spontaneously said, "Indeed, O Messenger of Allah, you may certainly throw out Abdullah from Madīnah. By God! It is you who are the most honourable and it is he who is the most disgraceful." Then, Usaid(ra) went on to submit:

"O Messenger of Allah! You are aware that prior to your arrival Abdullah bin Ubayy was very revered amongst his people, and they were about to accept him as a king, but this was mixed to dust when you arrived. Due to this reason, his heart harbours jealousy towards you. Do not care for his nonsense, and forgive him."

(The Life and Character of the Seal of Prophets (sa), Vol. 2, pp. 431-428)

Abdullah bin Ubayy bin Sulul disgraced by his own son

His Holiness(aba) said that when Abdullah bin Ubayy's son learned of all this and what Hazrat Umar(ra) said, he went to the Holy Prophet(sa) and said that if he intended to have Abdullah bin Ubayy killed then he should give him the command to do it and he would bring him his head. However, since he cared so much for his parents, he feared that if someone else were to be commanded to kill his father, then he may not be able to bear seeing him walk about without killing him and thereby entering the hellfire. The Holy Prophet(sa) responded by telling him that he had not intended to kill Abdullah bin Ubayy nor had he commanded it. Instead, the Holy Prophet(sa) said that they would treat him with kindness. Abdullah bin Ubayy's son said that even though before the Holy Prophet's (sa) arrival to Madinah, Abdullah bin Ubayy was meant to become the leader of Madinah, the leadership of the Holy Prophet(sa) elevated the people of Madinah.

His Holiness(aba) said that the Holy Prophet(sa) embarked on his journey back to Madinah. He travelled in the evening, through the evening, and into the morning. During the entire journey, no one got off of their mounts except to answer the call of nature or to offer prayers. The Holy

but a few wise and faithful Muhajirin and Ansar arrived on the scene in time, who immediately separated the people and reconciled between them. When the Holy Prophet(sa) received news of this, he stated that this was a manifestation of ignorant conduct and expressed his displeasure. In this way, the matter was settled. However, when news of this occurrence reached Abdullah bin Ubayy bin Sulul, who was also present in this Ghazwah, this evil man desired to revive the disorder. He greatly incited his followers against the Holy Prophet(sa) and said, "This is all your own fault, it is you who have granted refuge to these strangers and allowed them to rule upon you. You still have an opportunity to relinquish your support for them and they shall leave themselves." Eventually, this wretched man went so far as to say:

"Just wait and see, now when we arrive to Madinah, the most honoured man or people shall exile the most disgraceful person or people from the city."

At the time, a sincere young man from among the Muslims named Zaid bin Arqam(ra) was present. Upon hearing these words regarding the Holy Prophet(sa) from the mouth of Abdullah, he became restless, and conveyed news of this incident to the Holy Prophet(sa) through his paternal uncle. At the time, Hazrat Umar(ra) was sitting in the company of the Holy Prophet(sa) and upon hearing these words, he became inflamed in anger and indignation. He submitted to the Holy Prophet(sa), "O Messenger of Allah! Grant me permission, I shall behead this hypocritical and seditious man." The Holy Prophet(sa) responded, "Let it be Umar! Would you like people to spread the news that Muhammad kills his own followers? Then, the Holy Prophet(sa) summoned Abdullah bin Ubayy and his followers, and inquired of them as regards to this matter." They all swore that they had not said such things. Some from among the Ansar also interceded and submitted, "Perhaps Zaid bin Arqam may have been mistaken." On this occasion, the Holy Prophet(sa) accepted the statement of Abdullah bin Ubayy and his followers, and rejected the submission of Zaid(ra). Upon this, Zaid(ra) was deeply grieved, but Qur'anic revelation was later sent down in confirmation of Zaid(ra), and the hypocrites were declared to be liars. The Holy Prophet(sa) summoned Abdullah bin Ubayy and his followers to inform them of this confirmation and instructed Hazrat Umar(ra) to order an immediate departure.It was noon, and generally the Holy Prophet(sa) would not depart at such an hour, because due to the climate in Arabia, this was a time of intense heat and it was extremely difficult to travel at this time. However,

Muhammad (sa): The Great Exemplar

Incidents From the Life of the Holy Prophet(sa)
The Expedition of Banu Mustaliq

Summary of the Friday Sermon delivered by Hazrat Khalifatul Masih V(aba) at Masjid Mubarak, Islamabad, Tilford, UK

Revelations are an important part of the manifestation of Allah's divinity. And thus the first revelation received by Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad Sahib, the Promised Messiah and Mahdi (a.s) is a significant moment in Islamic history. And equally significant is the profound impact of his seminal work, "Brahine Ahmadiyya.

After reciting Tashahhud, Ta'awwuz and Surah al-Fatihah, His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad(aba) said that prior to the Jalsa, he had been mentioning the expedition of Muraisi', and it had been mentioned that Abdullah bin Ubayy said unbecoming things about the Holy Prophet(sa) and adopted hypocritical ways Mischief of the Hypocrites Almost Leads to Civil War.

His Holiness(aba) quoted Hazrat Mirza Bashir Ahmad(ra) who writes:

'At the end of this war, the Holy Prophet(sa) remained in Muraisi' for a few days. However, during this stay an untoward incident took place, which almost led to the outbreak of civil war between the weaker Muslims. However, the wisdom and magnetic influence of the Holy Prophet(sa) saved the Muslims from the dangerous outcomes of this mischief. It so happened that a servant of Hazrat Umar(ra) named Jahjah went to the mainspring in Muraisi to fetch some water. Coincidentally, another person named Sinan who was from among the confederates of the Ansar, arrived at the spring as well. Both of these individuals were ignorant commoners. An altercation ensued between the two of them at the spring, and Jahjah struck Sinan. That did it, and Sinan began to scream and shout, "O People of the Ansar! Come to my aid, I have been beaten." When Jahjah saw that Sinan was calling his people to aid him, he also began to call for his own, "O Muhajirin, come hither, run!" When the Ansar and Muhajirin heard this voice, a multitude of them rushed towards the spring with their swords in hand, and before they knew it, quite a large horde of people had gathered. Certain ignorant youngsters were about to attack each other,

Registered with Registrar of Newspapers of India at PUNBIL/2017/74323 Postal Registration No: GDP-046/2024-26
Annual Subscription: ₹220 (20/copy) By Air $50   Weight: 40-100 grams/Issue

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat

PH: +91-1872-220139 FAX: 222139 E-mail: mishkatqadian@gmail.com

Chairman: Shameem Ahmad Ghori
Editor: Niyaz Ahmad Naik +91-9779454423
Manager: Syed Abdul Hadee +91-9915557537

Volume 8 | January 2025 CE | Issue 1

Published on 15th January 2024

مبارک باد کی حقیقی روح

حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے، اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لیے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارک بادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۳؍ جنوری ۲۰۱۴ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۲۴؍ جنوری ۲۰۱۹ء صفحہ ۵)

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India and Published at Office Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya Bharat, P.O Qadian, Dist-Gurdaspur, 143516, Punjab, India. **Editor:** Niyaz Ahmad Naik

شعبہ مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے ایک روزہ ریفریشر کورس کا انعقاد

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ریفریشر کلاس میں خطاب کرتے ہوئے

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ محمود آباد کشمیر کی طرف سے وقار عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ وڈیمان تیلنگانہ کی طرف سے قبرستان کی صفائی کے لئے وقار عمل کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر کرناٹک کی طرف سے تربیتی اجلاس کا انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ گورداسپور، پنجاب کی طرف سے منعقدہ بلڈ ڈونیشن کیمپ